ثنائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



تدوین

پیر ثناء اللہ اعوان طیبیؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ و آلہٖ وسلم

مشہور نعتوں کا یادگار مجموعہ

ثنائے حضور

مرتب

ملک ثناء اللہ اعوان

ایڈیٹر

ماہنامہ مجلّہ حضرت کرمانوالہ شریف

"پوسٹ مارٹم گروپ آف پبلیکیشنز"

41 پیلس مارکیٹ بیڈن روڈ، لاہور فون: 7351187 - 7231916 42 92

نام کتاب .... ثنائے حضور

مُرتب .... ملک ثناء اللہ اعوان

ناشر .... پوسٹ مارٹم گروپ آف نیوز پیپرز

سال اشاعت .... ربیع الاوّل ۱۴۲۴ ہجری

مئی 2003 عیسوی

طابع .... ریحان بلال پرنٹنگ پریس سٹی ٹاور لاہور

قیمت ....

ملنے کے پتے

1۔ دفتر ماہنامہ ''ضیائے مدینہ'' مجلّہ حضرت کرمانوالہ شریف

دربارِ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف، جی۔ٹی، روڈ اوکاڑہ

2۔ مکتبہ حضرت کرمانوالہ / ہجویری ورائٹی ہاؤس

سیلہ لارام روڈ، گنج بخش روڈ نزد دربار داتا صاحب علیہ الرحمۃ، لاہور
042 - 7249515

3۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز ، گنج بخش روڈ، لاہور

4۔ مکتبہ فاروقیہ، جامعہ فاروقیہ ، گوجر پورہ، باغبان پورہ، لاہور

5۔ مکتبہ نوریہ ، نزد حضرت بلھے شاہؒ، قصور شہر

3۔ سُنی کتب خانہ ، مرکز الاولیس، دربار روڈ، لاہور

حسن ترتیب

خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکاں خسرو	...... ایضاً ......
ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ ﷺ	امداد اللہ مہاجر مکی ؒ
کر کے نثار آپ پر گھر بار یا رسول ﷺ	...... ایضاً ......
واہ کیا جود و کرم ہے شہہ بطحا تیرا	مولانا احمد رضا خاں ؒ
نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا	...... ایضاً ......
وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں	...... ایضاً ......
اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں	...... ایضاً ......
سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ	...... ایضاً ......
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے	...... ایضاً ......
عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے	...... ایضاً ......
لَم یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِی نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا	...... ایضاً ......
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں	...... ایضاً ......
وہ کمال حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں	...... ایضاً ......
یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو	...... ایضاً ......
کیا ہی ذوق افزاء شفاعت ہے تمہاری واہ واہ	...... ایضاً ......
مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مَرے دل سے	...... ایضاً ......
اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے	...... ایضاً ......
بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے	...... ایضاً ......
زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے	...... ایضاً ......
دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو	مولانا حسن رضا خاں ؒ

سیر گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر	...... ایضاً ......
باغ جنت میں نرالی چمن آرائی ہے	...... ایضاً ......
اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری	...... ایضاً ......
نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں	...... ایضاً ......
دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو	...... ایضاً ......
کلام حضرت باھو رحمۃ اللہ علیہ	سلطان باھو رحمۃ اللہ
اج سک متراں دی ودھیری اے	پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
تو شمع رسالت ہے عالم تیرا پروانہ	مصطفیٰ رضا خاں بریلوی
مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے	مولانا الیاس قادری مدظلہ العالی
شکریہ آپ کا سلطان مدینے والے	...... ایضاً ......
ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو	...... ایضاً ......
نزع کی سختیاں کیسے سہوں گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	...... ایضاً ......
مجھ کو در پیش ہے پھر مبارک سفر	...... ایضاً ......
زمیں آسماں میں مکاں لامکاں میں	محمد علی ظہوریؒ
جس کی دربار محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں رسائی ہو گی	...... ایضاً ......
ایہہ کون آیا جدے آیاں بہاراں مسکراپیاں	...... ایضاً ......
دنیا تے آیا کوئی تیری نہ مثال دا	...... ایضاً ......
چلیے مدینے سارے چھڈ گھر بار دیئے	...... ایضاً ......
یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر	...... ایضاً ......
یا رسول اللہ تیرے در کی فضاؤں کو سلام	...... ایضاً ......

سنو جے میرے دکھڑے تے سناواں یا رسول اللہ ﷺ	...... ایضاً ......
کدی ساڈے وَل پھیرا پا کملی والے	...... ایضاً ......
جے چمکے میری قسمت دا ستارا	...... ایضاً ......
لوح بھی تو قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب	ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ
آکھیں سوہنے نوں ہوائے نی	عبدالستار نیازیؒ
میں لجپالاں دے لڑ لگیاں	...... ایضاً ......
میرے نبی، پیارے نبی ﷺ	...... ایضاً ......
خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی	...... ایضاً ......
سوچتا ہوں میں وہ گھڑی کیا عجب گھڑی ہوگی	...... ایضاً ......
نبی کی یاد سے روشن میرے دل کا نگینہ ہے	...... ایضاً ......
محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں	...... ایضاً ......
اک روز ہوگا جانا سرکار کی گلی میں	...... ایضاً ......
بن کے خیر الوریٰ آ گئے مصطفےٰ ﷺ	...... ایضاً ......
ہم درِ آقا پہ سر اپنا جھکا لیتے ہیں	...... ایضاً ......
رَل خوشیاں یار مناؤ، اللہ نے کرم کمایا	...... ایضاً ......
دلوں کے گلشن مہک رہے ہیں	...... ایضاً ......
اللہ دے حبیب دی محفل سجالواں	...... ایضاً ......
ذکر کر سوہنے محبوب من ٹھاردا	...... ایضاً ......
اُچا سُچا سوچ دا معیار ہوناں چاہی دا	...... ایضاً ......
نئیں کوئی اوقات اوگن ہاردی	...... ایضاً ......

یارب تیرے محبوب کا جلوہ نظر آئے	ریاض الدین سہروردی
اے عشقِ نبی میرے دل میں بھی سما جانا	...... ایضاً ......
میرا دل اور میری جان مدینے والے	حضرت بیدم وارثی
میں تو خود اُن کے در کا گدا ہوں	...... ایضاً ......
عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ	...... ایضاً ......
سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی	حفیظ جالندھری
دل جس سے زندہ ہے، وہ تمنا تمہی تو ہو	مولانا ظفر علی خاں
وہ شمع اُجالا جس نے کیا، چالیس برس تک غاروں میں	...... ایضاً ......
مت پوچھئے کہ کیا ہے سرکار کی گلی میں	مسرور کیفی
نوری محفل پہ چادر تنی نور کی	صائم چشتی
یا محمد، محمد میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی	...... ایضاً ......
محمد مصطفٰے آئے، بہاروں پر بہار آئی	...... ایضاً ......
طیبہ کی ہے یاد آئی اب اشک بہانے دو	...... ایضاً ......
اَج آمنہ دے چن دے تشریف آوری اے	سید ناصر حسین چشتی
ہمیں اپنا وہ کہتے ہیں، محبت ہو تو ایسی ہو	...... ایضاً ......
عشقِ محبوب میں جو جاں سے گزر جاتے ہیں	...... ایضاً ......
کریم آقا، عظیم آقا ۔ رؤف آقا، رحیم آقا	ڈاکٹر ظفر اقبال نوری
سانسیں پڑھیں سلام، پڑھیں دھڑکنیں درود	...... ایضاً ......
مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے	بہزاد لکھنوی
منگتوں کو سلطان بنایا میرے کملی والے نے	علیم الدین علیم

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے	مفتی احمد یار خاں
نہ کلیم کا تصور نہ خیال طور سینا	شکیل بدایونی
آج اشک میرے نعت سنائیں تو عجب کیا	ادیب رائے پوری
جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں	کوثر القادری
اب تنگیٔ داماں پہ نہ جا، اور بھی کچھ مانگ	نصیر الدین گولڑوی
حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے	حامد لکھنوی
در تے کھڑا غلام بڑی دیر ہو گئی	حافظ محمد حسین حافظؔ
ایتھے دل نئیں لگدا یار چلیئے شہر مدینے	محمد اکرم دردیؔ
جی کردا مدینے دیا سائیاں	...... ایضاً ......
نیک عمل تے مان ہے نیکو کاراں نوں	...... ایضاً ......
میری جانب بھی ہو اک نگاہِ کرم	جمیل نقوی
یہ کہتی تھی گھر گھر میں جا کر حلیمہ	نور الحسن
اس قدر کون محبت کا صلہ دیتا ہے	احمد ندیم قاسمی
کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا	...... ایضاً ......
میرے دل میں ہے یادِ محمد ﷺ	سکندر لکھنوی
فضلِ ربِ العلیٰ اور کیا چاہیے	...... ایضاً ......
مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ	اقبال عظیم
فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر	...... ایضاً ......
بسا ہوا ہے نبی کا دیار آنکھوں میں	...... ایضاً ......
زہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا پیام آیا	یوسف قدیری

آنے والو یہ تو بتاؤ شہر مدینہ کیسا ہے؟	...... ایضاً ......
ہم نے مرنے کی مدینے میں دعا مانگی ہے	...... ایضاً ......
مجھ میں اُن کی ثناء کا سلیقہ کہاں	ریاضؔ
میری تقدیر دا وی چمکے ستارا	اسلم رضا قادری
اشعار (سیف الملوک)	محمد اعظم چشتی
مجھ کو پہنچا دے خدا احمدِ مختار کے پاس	جمیل بزمی
کیونکر نہ ہو مکے سے سوا شانِ مدینہ	...... ایضاً ......
دو جگ دا لجپال نی میرا ماہی آیا	خلیل احمد خلیل
مدینے کے زائر سلام اُن سے کہنا	انسؔ
اللہ، اللہ، اللہ ھو، لا الہ الا ھو	امجد حیدر آبادی
نئیں بھلدا مدینے دا نظارہ	پیر ثناء اللہ طیبّی
جب بھی میلاد آپ کا منایا ہے حضور ﷺ	پیر ثناء اللہ اعوان طیبّی
میں اشکوں کی چلمن سے اُدھر دیکھتا رہتا	سید ایم۔ اے گوہرؔ
آس لے کر جو مدینے کی گلی میں آ گیا	اکرم سعید اکرم
سدلو ہن سرکار مدینے، آوے اوگن ہار مدینے	محمد علی سجن
جسے چاہا در پہ بلا لیا، جسے چاہا اپنا بنا لیا	
چلیئے مدینے سارے جندڑی گذاریئے	حافظ محمد حسین حافظؔ
پیارا مدینہ، پیارا مدینہ، پیارا مدینہ، ہمارا مدینہ	
میرے نبی صلِ علیٰ، پیارے نبی صل علیٰ	
صلِ علیٰ نبینا، صل علیٰ محمدٍ ﷺ	

جگہ کی کمی کے باعث بعض مقامات پر "ؐ" ، "ؓ" اور "ؒ" کا استعمال کیا گیا ہے، قارئین سے گذارش ہے کہ ایسے مقامات پر مکمل درود و سلام اور دعا پڑھیں۔ (مرتب)

انتساب

نورِ نظر، لختِ جگر اور جانشینِ حضرت کرماں والے

بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نام

جن کی ہر گھڑی، ہر لمحہ، ہر جستجو فروغِ عشقِ رسول ﷺ کے لیے وقف رہی

اور

سیّد محمد میرام بخاری دامت برکاتہم القدسیہ کے نام

- نعت جن کی پسندیدہ لوری تھی
- جن کی انتہائے تسکین نعت ہے
- جن کی ہر سانس میں نعت ہی مہکتی ہے
- جن کا ہر لمحہ نعت کے سائے میں گزرتا ہے
- جو شہزادۂ حضرت کرمانوالہ ہیں
- جو بابا جی سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کامل تصویر ہیں
- جنھوں نے اِس فقیر کو محبتوں، چاہتوں اور عنایتوں سے معمور کیا

فقیرِ راہِ حضرت کرمانوالہ شریف

ملک ثناءاللہ اعوان

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کا کروڑ ہا شکر ہے کہ ''پوسٹ مارٹم گروپ آف پبلیکیشنز'' کو بے شمار دیگر موضوعات پر کتب کی اشاعت کے علاوہ اسلام اور تصوف پر مبنی کتب شائع کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہو رہا ہے۔ ''ثنائے حضور'' کی اشاعت بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ نعتیہ کلام پر مشتمل اس مجموعہ کی اشاعت میں ہم نے بھر پور کوشش کی ہے کہ یہ مجموعۂ نعت آپ تک پہنچے تو آپ اس میں کسی حوالے سے کوئی کمی محسوس نہ کریں اور اسکی اشاعت پر ہمیں روح کی تسکین اور بے پناہ مسرت حاصل ہو رہی ہے کیونکہ یہ وہ مقدس عمل ہے جو سنتِ خالقِ کائنات کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی بارگاہ میں نبی کریم ﷺ کے شہرِ مقدس کی دھول کے طفیل اس عاجزانہ کاوش کو قبول فرمائے اور قارئین سے التماس ہے کہ اپنی دعاؤں میں مرتب اور ناشر کو یاد رکھیں۔

دعاؤں کا طالب

مدثر اقبال بٹ

چیف ایگزیکٹو

پوسٹ مارٹم پبلی کیشنز

41 پیلس مارکیٹ، بیڈن روڈ، لاہور

تقاریظ

پیر محمد سمیع اللہ نوری طیبی

مدیر اعلیٰ مجلّہ حضرت کرمانوالہ شریف

ہزار بار بشوئم دھن زمشک و گلاب
ہنوز نام گفتن کمال بے ادبی است

نعت کہنا، لکھنا اور پڑھنا ایک عرصے سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ اِس کام کی رفعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود خدائے لم یزل نے قرآن کی صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کا ایک کامل مجموعہ مرتب کر دیا اور پھر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا، مولانا علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم، سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے علاوہ علماء کرام مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ سے لے کر محمد علی ظہوری قصوریؒ بھی نعت کے باعث ہمیشہ زندہ و تابندہ ہو گئے اور اس میں کئی ہندو اور غیر مسلم شعراء بھی پیچھے نہ رہے۔ زیرِ مطالعہ نعتوں کے اس مجموعہ ’’ثنائے حضور‘‘ میں عظیم المرتبت شخصیات کے کلام میں سے خوب سے خوب تر تلاش کر کے گلدستۂ عقیدت ترتیب دیا گیا ہے جس سے مرتب کی محبت اور محنت کا عکس جھلک رہا ہے اور اس کے صلہ میں صرف خوشنودیٔ مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقصود ہے۔

محمد سمیع اللہ نوری طیبی
جامعہ مسجد نور، لاہور، ۳ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ

طیّبی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا تا کہ اُس کی عبادت کرے، ” و ما خلقت الجنہ و الانس الالیعبدون “ اِس پر شاہد ہے، لیکن یہ اُس کی عبادت کیسے کرے؟ اور اُسے معبود کیوں کر سمجھے، کہ نہ تو اُسے جانتا ہے نہ پہچانتا ہے اور پہچانے کیسے کہ وہ ذات مکان سے پاک، یہ مکان کا محتاج ...... وہ واجب یہ ممکن ...... وہ قدیم یہ حادث ...... اُس کی شان یہ کہ آنکھیں اُس کا ادراک نہ کر سکیں اور اِس کی نظر پیکرِ محسوس کی خوگر ...... غرض کہ دیکھنے سے عاجز، سمجھنے سے قاصر ...... اُس رحمان و رحیم خالق نے انسان ناتواں، ضعیف و پریشاں پر خاص احسان فرمایا کہ اِس انجان کو اپنی پہچان کرانے کے لیے ایک ایسی ذات کا پتہ بتلایا جسے اپنے انوار و تجلیات کا آئینہ بنایا۔

خود رہا پردے میں اور آئینہ عکسِ خاص کا
بھیج کر انجانوں سے کی راہ داری واہ واہ

اُس ذات کو اپنی تخلیق کا شہکار بنایا اور اُس جیسا کسی اور کو نہ بنایا بلکہ اور جو کچھ بھی بنایا اُسی کے لیے بنایا، اور اُسے اپنی ربوبیت کے اظہار کا ذریعہ بنایا ۔

تم سے خدا کا ظہور، اُس سے تمہارا ظہور
لِم ہے یہ وہ اِنّ ہوا، تم پہ کروڑوں درود

پھر اُس ذات کو اپنا محبوب قرار دیا، اُس کے خدوخال کو اپنے لامتناہی اور لامحدود حسن و جمال کی جلوہ گاہ بنایا، اپنی معرفت کو اُس کی معرفت پر موقوف رکھا، اُس کے در کو اپنا در قرار دیا، گویا جو اُس تک پہنچا وہ اِس تک پہنچا، اُس کی اطاعت کو

اپنی عبادت قرار دیا، اُس کے رخسار و گیسو اور شہر و عمر کی اپنے مقدس کلام میں قسمیں ارشاد فرمائیں اور ایک کتابِ مقدس اُس کی تعریف و ثناء میں نازل فرمائی، چونکہ خود خالق ہو کر اُس کا مداح ہوا، اِس لیے اُس کا نام محمد (بہت ہی زیادہ تعریف کیا ہوا) رکھا، اور خود محمود (تعریف کیا ہوا) ہوا، بقول حضرت حسانؓ ؎

وَ شَقَّ لَہٗ مِنْ اِسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ
وَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّ ھٰذَا مُحَمَّدٌ

سیدھی اور سادہ سی بات ہے کہ جب خود خالقِ کائنات اُس کی تعریف کر رہا ہے، تو ایک انسان، انسان ہو کر اُس کی تعریف کیا کرے؟ اور کیا کر سکے؟ بقول مرزا غالب دہلوی ؎

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

لیکن پھر بھی ازلی حسن کے پرستار ہر دور میں اپنی اپنی بساط کے مطابق اپنے جذباتِ عشق و مستی کو الفاظ کا تنگ جامہ پہنانے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور منظوم و منثور ہر دو طرح کا کلام لائے ہیں، یہاں ہمارے نہایت ہی عزیز اور محترم جناب ثناء اللہ اعوان طیّبی صاحب (خلیفۂ مجاز پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف) نے منظوم نعتیہ کلام کے مختلف خوشبوؤں والے پھولوں کا گلدستہ تیار کیا ہے اور اِس کو ''ثنائے حضور'' کا نام دیا ہے، موصوف نے جہاں عشاق کے مشامِ جاں کو معطر کرنے کا سامان فراہم کیا ہے وہاں اپنے جذبۂ عشق رسول ﷺ کا ثبوت بھی دیا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پاک ﷺ کے گردِ راہ کے صدقے مرتِب اور مرتَب کو راہ عشق و وفا میں قبول فرمائے۔

طیّبی
۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۴ ہجری

جناب حفیظ تائب

معروف نعت گو شاعر

مختلف رنگوں سے مزین نعتیہ مجموعہ مرتب کرنا نسبتاً مشکل کام ہے، لیکن دورِ حاضر میں اسکی ضرورت اور اہمیت بھی مسلم ہے اور یہ نہایت خوش آئند بات ہے کہ خانقاہِ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف کے پَروَردہ ملک ثناءاللہ اعوان ایڈیٹر ماہنامہ مجلّہ حضرت کرمانوالہ شریف نے اپنے منفرد ذوق کے تحت عشق حبیبِ کبریا ﷺ میں سرشار ہو کر مختلف نامور شعراء کے اُردُو، پنجابی، عربی اور فارسی نعتیہ کلام پر مشتمل مجموعہ "ثنائے حضور ﷺ" مرتب کیا ہے جس میں عوامی طلب کو خاص طور پر مدِ نظر رکھا گیا ہے، یقیناً یہ متاع اس انتہا کی گراں بہا ہے کہ اس کا ذرا بھر احاطہ کرنا بھی نہایت دشوار ہے لیکن یہ راہ گزر ایسی ہے کہ جب آغازِ سفر ہو جائے تو پھر تائیدی ایزدی اور شہِ بطحا ﷺ کی خوشنودی ہر قدم پر سہارا بن جاتی ہے ۔

ان کے رستے میں جب قدم اٹھے
سنگِ رہ حوصلہ بڑھانے لگے

حفیظ تائب

یکم ربیع الاول ۱۴۲۴ ہجری

جناب ریاض حسین چودھری

معروف نعت گو شاعر

نعت درود وسلام کے پیکرِ شعری کا نام ہے، یہ حکم خداوندی ہی نہیں سنتِ ربِ جلیل بھی ہے، اس سنت کو اپنے شب وروز کا عنوان بنائے بغیر مسلم امہ دورِ زوال وانحطاط سے دامن نہیں چھڑا سکتی۔ وقت کا سب سے اہم تقاضا ہے کہ ہم فرقہ واریت کے حصار سے باہر نکلیں، اپنے تمام فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس کو اپنی عقیدتوں اور محبتوں کا محور بنائے ہوئے ایک ہو جائیں۔ گھر گھر عشقِ مصطفٰے کے چراغ روشن کریں، فروغِ نعت کے لیے اپنی تمام تخلیقی صلاحیتیں وقف کر دیں اور تعلیماتِ مصطفوی پر عمل پیرا ہو کر دشمنانِ اسلام کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں۔ اکیسویں صدی بھی نعت کی صدی ہے، اگر ہم اکیسویں صدی کو اسلام کی صدی بنانا چاہتے ہیں تو ہمارے تخیل کو بھی سوئے حرم چلنے کی تیاری کرنا ہوگی، اس یقین کے ساتھ کہ تشنہ لبی کا مداوا حضور ﷺ کے چشمۂ رحمت پر ہی ہوگا۔ اتحادِ امت، نعتِ حضور ﷺ کی عطا ہے، اُن ﷺ کے کرم کی بہار ہے، اس لیے کہ ”قرآن بھی نعتِ مسلسل ہی کا نام ہے“۔

ملک ثناء اللہ اعوان مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ”ثنائے حضور ﷺ“ کا ایک حسین گلدستہ سجایا ہے۔ اس منفرد اور دلکش انتخابِ نعت میں اُردُو اور پنجابی کے علاوہ عربی اور فارسی زبان میں کہی گئی نعتوں کا خوبصورت

انتخاب بھی شامل ہے۔ ''ثنائے حضور ﷺ'' کا قاری کیفِ حضوری کے سرمدی سمندروں میں ڈوب ڈوب جاتا ہے، پلکوں پر چراغاں ہونے لگتا ہے، کشتِ دیدہ و دل میں بادِ بہاری چلنے لگتی ہے، ہر سانس کے رتجگے میں خوشبوئے اسمِ محمد ﷺ اپنی دونوں ہتھیلیوں پر عشقِ مصطفےٰ ﷺ کے چراغ جلاتی ہے تو لہو کی ایک ایک بوند رقص میں آ جاتی ہے۔ ملک ثناء اللہ اعوان کا دامنِ صد رنگ روحانی نسبتوں کی رعنائیوں سے بھی معمور ہے اور پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف کی ذاتِ بابرکات تو فروغِ نعت کے سلسلۂ نور کا ایک روشن اور بلیغ استعارہ ہے، آپ کی کوششوں سے گھر گھر محافلِ میلاد کا انعقاد ہو رہا ہے اور اس عہدِ نارسا میں یہ بہت بڑی بات ہے۔ ''ثنائے حضور ﷺ'' ایک یادگار انتخابِ نعت ہے، جسے ملک ثناء اللہ اعوان نے اپنے شیخِ طریقت کی زیرِ سرپرستی انتہائی عرق ریزی سے ترتیب دیا ہے۔ ''ثنائے حضور ﷺ'' یقیناً لمحاتِ حضوری کا بھی امین ہے، حضور ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے صبحِ پُر نور ضرور طلوع ہوگی، یاست کے بادل چھٹ جائیں گے، شرط صرف یہ ہے کہ حضور ﷺ سے رشتۂ غلامی نہ ٹوٹنے پائے، اگر محبتِ رسول کی شمع ہمارے سینوں میں روشن رہی تو عظمتِ رفتہ ایک بار پھر ہمیں اپنے حصارِ رحمت میں لے لے گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ عز و جل)

ریاض حسین چودھری

سیالکوٹ ، ۲۱ اپریل ۲۰۰۳ء

جناب مولانا محمد یٰسین قصوری نقشبندی

معروف مؤلف ومصنف

وہ کلام جو حضور اقدس ﷺ کے فضائل وکمالات اور خصائص ومحاسن پر مشتمل ہو، اُسے ''نعت'' کہا جاتا ہے خواہ وہ نظم کی شکل میں ہو یا نثر کی صورت میں ہو، نعت گوئی سنتِ الٰہیہ ہے کیونکہ پورے کا پورا قرآن آپ ﷺ کے فضائل وکمالات اور اوصاف ومحاسن پر مشتمل ہے۔

نعت گوئی اور نعت خوانی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے معمولات میں شامل تھا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نعت کے حوالے سے سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی''، یعنی اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ پر غیر مسلموں کی طرف سے عائد شدہ اعتراضات کے جوابات دینا جہاد کی حیثیت رکھتا ہے، دورِ رسالت مآب ﷺ کے مشہور شاعر نابغہ جعدی نے حضور انور ﷺ کے فضائل وکمالات پر مشتمل چند اشعار کہے تو آپ ﷺ نے اظہار مسرت فرماتے ہوئے یوں دعا فرمائی:

لَا یَفْضُضُ اللّٰہُ فَاکَ
اَیْ لَا یُسْقِطُ اللّٰہُ
اَسْنَانَکَ (بیہقی)

ترجمہ: اللہ تمہارے منہ کی مہر نہ توڑے یعنی تمہارے دانت نہ گریں اور منہ کی رونق نہ بگڑے۔

راوی کا بیان ہے کہ نابغہ جعدی کی عمر سو سال ہونے کے باوجود اُن کے دانت

بالکل درست وسالم تھے، اگر کوئی دانت گرتا تو اُس کی جگہ نیا دانت نکل آتا تھا۔

جناب محترم ملک ثناء اللہ اعوان طیّبی ، ایڈیٹر ماہنامہ ’’ضیائے مدینہ‘‘ مجلّہ حضرت کرمانوالہ شریف وخلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف بڑی خوبیوں کے مالک ہیں، آپ صاحبِ طرز ادیب بھی ہیں اور مصنف بھی، نعت گو بھی ہیں اور ممتاز نعت خواں بھی۔ آپ نے طیّبی مشن کے تحت، ’’ثنائے حضور ﷺ‘‘ کے نام سے عربی، فارسی، اُردو اور پنجابی نعتوں پر مشتمل مجموعہ ترتیب دیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ سرورِ کائنات کی طرف نسبت سے حضور انور ﷺ کی بارگاہ میں یقیناً مقبول ہے، نعت خواں حضرات سے اُمید ہے کہ اس مستند گلدستہ سے استفادہ کر کے عشاقِ رسول ﷺ کے دلوں کو گرمائیں گے۔ نعت گوئی، محفلِ نعت کے انعقاد اور نعت خوانی کا بنیادی مقصد حضور اقدس ﷺ کے فضائل وکمالات اور محاسن کے ذریعے لوگوں کو ذہنی طور پر آپ ﷺ کی تعلیمات کی طرف متوجہ کرنا، اُسوۂ حسنہ اپنانے کی ترغیب دینا اور مصطفوی رنگ میں رنگنا ہے۔ نعت خواں حضرات کے لیے بھی یہ بات ضروری ہے کہ وہ اپنا چہرہ، لباس، کردار اور گفتار سنتِ مصطفےٰ ﷺ کے مطابق بنائیں تاکہ نعت گوئی اور نعت خوانی کے مقاصد حاصل ہوسکیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب ثناء اللہ اعوان طیّبی صاحب کے علم، عمل، عمر اور ذوق میں برکت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد یٰسین قصوری نقشبندی

ادارۂ علم وادب، والٹن روڈ، لاہور

۳ ربیع الاوّل ۱۴۲۴ھ

☆ پروفیسر رضااللہ حیدر

حالات کی حَبس نے دکھائے قضاء کے ہاتھ
بھیجی گلوں کی خوشبو خدا نے ہوا کے ہاتھ

مجھ کو نجات بخشی ہے عفو ِ کریم نے
بڑھنے لگے تھے میری طرف بھی سزا کے ہاتھ

ساری سیاہی دل سے گناہوں کی دھل گئی
رو رو کے جب بھی مانگیں دعائیں اٹھا کے ہاتھ

جب چاہے، جس کو چاہے، نوازے، عطا کرے
ہر اختیار و قبضہ ہے میرے خدا کے ہاتھ

ہر لحظہ وہ کرے ہے عطاؤں کی بارشیں
بندہ ہی دور جاتا ہے، اُس سے چھڑا کے ہاتھ

فرضوں کے بعد قرب ِ نوافل کی منزلیں
بندے کے ہاتھ بنتے ہیں رب ِ علٰی کے ہاتھ

مشکل کڑی ہو کیسی ہی، تو ہی ہے آسرا
اٹھتے ہیں تیری سمت ہی مولا رضؔا کے ہاتھ

حضرت حسّان بن ثابت

رضی اللہ عنہ

وَ اَحسَنُ مِنکَ لَم تَرَ قطُّ عَینٌ

وَ اَجمَلُ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقتَ مُبَّرءً مِّن کُلِّ عَیبٍ

کَاَنَّکَ قد خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ

فَاِنَّ اَبِیْ وَ وَالِدَتِیْ وَ عِرضِیْ

لِعِرضِ مُحَمَّدٍ مِّنکُم وِقَاءُ

مَا اِنْ مَّدَحتُ مُحَمَّداً بِمَقَالَتِیْ

وَلٰکِنْ مَدَحتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

☆ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

اِنۡ نِلۡتَ یَارَوۡحَ الصَّبَا یَوۡماً اِلیٰ اَرۡضِ الۡحَرَمۡ
بَلِّغۡ سَلاَمِیۡ رَوۡضَۃً فِیۡھَا النَّبِیُّ الۡمُحۡتَرَمۡ

اے بادِ صبا! اگر تیرا گزر سرزمین حرم سے ہو تو میرا اسلام اس روضہ
کو پہنچا جس میں نبی محترم تشریف فرما ہیں

مَنۡ وَّجۡھُہٗ شَمۡسُ الضُّحیٰ مَنۡ خَدُّہٗ بَدۡرُ الدُّجیٰ
مَنۡ ذَاتُہٗ نُوۡرُ الۡھُدیٰ مَنۡ کَفُّہٗ بَحۡرُ الۡھِمَمۡ

وہ جن کا چہرہ انور مہر نیم روز ہے اور جن کے رخسارِ تاباں ماہِ کامل
،جن کی ذات نورِ ہدایت اور جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا ہے

یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ اَنۡتَ شَفِیۡعُ الۡمُذۡنِبِیۡنَ
اَکۡرِمۡ لَنَا یَوۡمَ الۡحَزِیۡنِ فَضۡلاً وَّجُوۡداً وَّالۡکَرَمۡ

اے رحمتِ عالم! آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں، ہمیں قیامت کے
دن فضل وسخاوت اور کرم سے عزت بخشئے

یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ اَدۡرِکۡ لِزَیۡنِ الۡعَابِدِیۡنَ
مَحۡبُوۡسِ اَیۡدِی الظَّالِمِیۡنَ فِی الۡمَوۡکَبِ وَ الۡمُزۡدَحَمۡ

اے رحمتِ عالم! زین العابدین کو سنبھالیئے وہ ظالموں کے
ہاتھوں میں گرفتار حیرانی اور پریشانی میں ہے

☆ امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

قصیدہ بردہ شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ
ثُمَّ الصَّلوٰۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

O

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

O

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ

O

ھُوَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجیٰ شَفَاعَتُہٗ
لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٖ

O

یَارَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْلَنَا مَامَضٰی یَابَارِیءً النِّسَمٖ

☆ مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

زرحمت کن نظر برحال زارم یا رسول اللہ ﷺ
غریبم بے نوائم خاکسارم یا رسول اللہ ﷺ

O

زداغ ہجر تو دل فگارم یا رسول اللہ ﷺ
بہار صد چمن در سینہ دارم یا رسول اللہ ﷺ

O

توئی تسکین دل آرام جاں صبر و قرار من
رخ پر نور بنما بے قرارم یا رسول اللہ ﷺ

O

توئی مولائے من آقائے من والی جان من
تو می دانی کہ جز تو کس ندارم یا رسول اللہ ﷺ

O

دم آخر نمائی جلوۂ دیدار جامیؔ را
زلطف تو ہمیں اُمیدوارم یا رسول اللہ ﷺ

O

نسیما جانبِ بطحا گزر کُن

زِ احوالم محمد را خبر کُن

ہوائے دیس محبوباں دے جائیں

مرا حال حضرت نوں سنائیں

توئی سلطان عالم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ز رُوئے لطف سوئے من نظر کُن

کہیں اُس بادشاہ نوں یا محمد ﷺ

مرے وَلے کرم دی جھات پائیں

بہ بَر ایں جانِ مشتاقم بہ آنجا

فدائے روضہء خیر البشر کُن

ایہہ لے جا جان میری توں مدینے

کریں روضے توں صدقے اس دے تائیں

مشرف گرچہ شد جامی زلطفش

خدایا ! ایں کرم بارِ دگر کُن

جیہڑا ڈھا سی جامی نے اوہ جلوہ

خدایا اوہ دوبارہ وی دکھائیں

☆ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

ز حال مسکین مکن تغافل ورائے نیناں بنائے بتیاں
کہ تاب ہجراں نہ دارم اے جاں نہ لیہو کاہے لگائے چھتیاں

چوں شمع سوزاں چوں ذرۂ حیراں ز مہر آں مہہ بگشتم آخر
نہ نیند نیناں نہ انگ چیناں نہ آپ آئیں نہ بھیجیں پتیاں

شبان ہجراں دراز چوں زلف و روز وصلت چوں عمر کوتہ
سکھی پیا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسے کاٹوں اندھیری رتیاں

یکا یک از دل دو چشم جادو بصد فریبم ببرد تسکیں
کسے پڑی ہے جو جا سنائے ہمارے پی کو ہماری بتیاں

بحق روز وصال دلبر کہ داد مارا فریب خسرؔو
سپت من کے درائے راکھوں جو جائے پاؤں پیا کی کھتیاں

محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہ ہر سو رقص بسم بود شب جائے کہ من بودم

پری پیکر نگارِ سرو قدے لالہ رخسارے
سراپا آفت دل بود شب جائے کہ من بودم

رقیباں گوش بر آواز ، او در نازو من ترساں
سخن گفتن چہ مشکل بود شب جائے کہ من بودم

خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکاں خسروؔ
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

☆ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یارسول اللہ ﷺ
مجھے دیدار ٹک اپنا کراؤ یار سول اللہ ﷺ
کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یارسول اللہ ﷺ
خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یار سول اللہ ﷺ
مجھے بھی یاد رکھئے ، ہوں تمہارا امتی عاصی
گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یارسول اللہ ﷺ
کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم وعصیاں پر نہ جاؤیارسول اللہ ﷺ
جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
اب چاہو تم ڈباؤ یا تراؤ یار سول اللہ ﷺ
حبیب کبریا ہو تم ، امام الانبیاء ہو تم
ہمیں بہر خدا حق سے ملاؤ یار سول اللہ ﷺ
اگرچہ ہوں نہ لائق واں کے پر اُمید ہے تم سے
کہ پھر مجھ کو مدینہ میں بلاؤ یار سول اللہ ﷺ
پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداؔد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یارسول اللہ ﷺ

کر کے نثار آپ پر گھر بار یارسول ﷺ
اب آ پڑا ہوں آپ کے دربار یارسول ﷺ

عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں امتی تمہارا گنہ گار یارسول ﷺ

دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا
کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یارسول ﷺ

ذات آپ کی تو رحمت و شفقت ہے سر بسر
میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یارسول ﷺ

کیا ڈر ہے اس کو لشکر عصیاں و جرم سے
تم سا شفیع ہو جس کا مددگار یارسول ﷺ

ہو آستانہ آپ کا امدآد کی جبیں
اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یارسول ﷺ

☆ مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

واہ کیا جود و کرم ہے شہہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

دور کیا جانیئے بدکار پہ کیسی گزرے
تیرے ہی در پہ مرے بیکس و تنہا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اُس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیٔ رحمت کا قلمدان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولیٰ مرے آقا تیرے قربان گیا

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے انکی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضؔا سارا تو سامان گیا

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
دربدر یونہی خوار پھرتے ہیں
آہ کل عیش تو کیے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں
نفس یہ کوئی چال ہے ظالم
جیسے خاصے بجار پھرتے ہیں
جاگ سنسان بن ہے رات آئی
گرگ بہرِ شکار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے کِتے ہزار پھرتے ہیں

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

جب آ گئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفٰے ﷺ نے دریا بہا دیئے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

ملک ِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لیکر آیا ہمارا نبی ﷺ

جن کے تلوؤں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیاء ، اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے بھی اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

سارے اونچوں میں اونچا جسے سمجھئے
ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

رہے گا یونہی اُن کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مراد اب کدھر ہائے تیرا مکان ہے
عرش پہ جا کے مرغ عقل تھک کے گرا غش آ گیا
اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے
عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے
اک تیرے رخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
اِنس کا اُنس اُسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے
تجھ سا سیاہ کار کون ان سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھ کو بھول جائیں دل یہ تیرا گمان ہے
پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے
خوف نہ رکھ رضا ذرا تُو تو ہے عبد مصطفےٰ ﷺ
تیرے لیے امان ہے تیرے لیے امان ہے

لَمۡ یَاۡتِ نَظِیۡرُکَ فِیۡ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

اَلۡبَحۡرُ عَلَا وَ الۡمَوۡجُ طَغٰی من بیکس و طوفاں ہوش ربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا

یَاشَمۡسُ نَظَرۡتِ اِلٰی لَیۡلِیۡ چو بطیبہ رسی عرضے بکنی
توری جوت کی جھلجھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

لَکَ بَدۡرٌ فِی الۡوَجۡہِ الۡاَجۡمَلۡ خط ہالہء مہ زلف ابر اجل
تورے چندن چندر پروکنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

اَنَا فِیۡ عَطَشٍ وَّ سَخَاکَ اَتَمّ اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رِم جھم رِم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

اَلۡقَلۡبُ شَجٍ وَّ الۡھَمُّ شُجُوۡن دل زار چناں جاں زیر چنوں
پت اپنی بپت میں کاسے کہوں مرا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرُّوۡحُ فِدَاکَ فَزِدۡ حَرَقًا یک شعلہ دگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامہء خامِ نوائے رضاؔ نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشاد احبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رخصتِ قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں اُن کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

یاد حضور کی قسم غفلت ِ عیش ہے ستم
خوب ہیں قیدِ غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

دیکھ کے حضرت ِ غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آ نہ جائے کیوں

جان ہے عشق ِ مصطفےٰ ﷺ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

خوش رہے گل سے عندلیب خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا بھی ذکر پر پھول کے خار کھائے کیوں

جان ِ سفر نصیب کو کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو شام سے موت آئے کیوں

اب تو نہ روک اے غنی عادت ِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمہ ء تر کھلائے کیوں

سنگ ِ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

وہ کمال ِ حسن ِ حضور ہے کہ گمان ِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کرے مصطفےٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اُس پہ یہ جرائتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی، ارے ہاں نہیں، ارے ہاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کروں مدح اہل دوّل رضؔا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادی دیدارِ حسن مصطفٰے کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
اَمن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جودو عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستار خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیاء کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین ربنا کا ساتھ ہو

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ واہ

خامہ ء قدرت کا حسنِ دستکاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ
اٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ

مجرموں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ
طالع برگشتہ تیری ساز گاری واہ واہ

کیا مدینہ سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج
کچھ نئی بو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ واہ

خود رہا پردے میں اور آئینہ عکسِ خاص کا
بھیج کر انجانوں سے کی راہ داری واہ واہ

اس طرف روضہ کا نور اُس سمت منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مَرے دِل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مَرے دل سے

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دِل سے

بچھڑی ہے گلی کیسی بگڑی ہے بنی کیسی
پوچھو کوئی یہ صدمہ ارمان بھرے دِل سے

کیا اُس کو گرائے دہر جس پر تو نظر رکھے
خاک اُس کو اٹھائے حشر جو تیرے گرے دِل سے

بہکا ہے کہاں مجنوں لے ڈالی بنوں کی خاک
دم بھر نہ کیا خیمہ لیلیٰ نے پرے دِل سے

سونے کو تپائیں جب کچھ مِیل ہو یا کچھ مَیل
کیا کام جہنم کے دھرے کو کھرے دِل سے

آتا ہے درِ والا یوں ذوقِ طواف آنا
دِل جان سے صدقے ہو سرگرد پھرے دِل سے

دریا ہے چڑھا تیرا کتنی ہی اڑائیں خاک
اُتریں گے کہاں مجرم اے عفو تیرے دِل سے

کرتا تو ہے یاد اُن کی غفلت کو ذرا رو کے
لِلّٰہ رضاؔ دِل سے ہاں دِل سے، ارے دِل سے

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

انہیں کی بو مایہ ءِ سمن ہے انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں اُنہیں کی رنگت گلاب میں ہے

جلی جلی بُو سے اس کی پیدا ہے سوزشِ عشقِ چشم والا
کبابِ آہو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے

سیاہ لباسانِ دار دنیاؤ سبز پوشانِ عرشِ اعلیٰ
ہراک ہے اُن کے کرم کا پیاسا یہ فیض اُن کی جناب میں ہے

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آ کر میرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آ کر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضاؔ سے حساب لینا رضاؔ بھی کوئی حساب میں ہے

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے
ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پہ نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگیٔ زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک ایک بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے
مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت اگر کی ہے
تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے
مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظ جاں تو جان فروضِ غُرر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اُس تاجور کی ہے

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے ، بنے دو جہاں تمہارے لیے
دہن میں زباں تمہارے لیے، بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے، اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے
اصالت کل ، امامت کل ، سیادت کل ، امارت کل
حکومت کل ، ولایت کل ، خدا کے یہاں تمہارے لیے
یہ شمس و قمر ، یہ شام و سحر ، یہ برگ و شجر ، یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر ، یہ تاج و قمر ، یہ حکم رواں تمہارے لیے
جناں میں چمن ، چمن میں سمن ، سمن میں پھبن ، پھبن میں دلہن
سزائے محن پہ ایسے منن ، یہ امن و اماں تمہارے لیے
خلیل و نجی ، مسیح و صفی ، سبھی سے کہی ، کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے
اشارے سے چاند چیر دیا ، چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا ، یہ تاب و تواں تمہارے لیے
صبا وہ چلے کہ باغ پھلے ، وہ پھول کھلیں کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ، ثنا میں کھلے ، رضؔا کی زباں تمہارے لیے

☆ مولانا حسن رضا خاں بریلوی

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو تیرا ہاتھ دھرا ہو

گر وقتِ اجل سر تیری چوکھٹ پہ جھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو

دیکھا انہیں محشر میں تو رحمت نے پکارا
آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت
ہے ترک ادب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو

فردوس کے باغوں سے ادھر مل نہیں سکتا
جو کوئی مدینہ کے بیاباں میں گما ہو

دے ڈالیے اپنے لب جاں بخش کا صدقہ
اے چارۂ دل ! دردِ حسن کی بھی دوا ہو

سیرِ گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر
سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

بے لقائے یار ان کو چین آ جاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

مر ہی جاؤں میں اگر اس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمارِ غم قربِ مسیحا چھوڑ کر

بخشوانا مجھ سے عاصی کو روا ہو گا کسے
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

ایسے جلوے پر کروں میں لاکھ حوروں کو نثار
کیا غرض کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر

کس تمنا پر جئیں یا رب اسیرانِ قفس
آ چکی بادِ صبا باغِ مدینہ چھوڑ کر

مر کے جیتے ہیں جو اُن کے در پہ جاتے ہیں حسنؔ
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

باغ جنت میں نرالی چمن آرائی ہے
کیا مدینے پہ فدا ہو کے بہار آئی ہے
اُن کے گیسو نہیں رحمت کی گھٹا چھائی ہے
اُن کے ابرو نہیں دو قبلوں کی یکجائی ہے
جس کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں حسن و جمال
اے حسین تیری ادا اس کو پسند آئی ہے
جب تری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی ہے
دردِ دل کس کو سناؤں میں تمہارے ہوتے
بے سکوں کی اسی دربار میں سنوائی ہے
باغِ فردوس کھلا فرش بچھا ، عرش سجا
اک ترے دم کی یہ سب انجمن آرائی ہے
اے حسنؔ حسن جہاں تاب کے صدقے جاؤں
ذرے ذرے سے عیاں جلوۂ زیبائی ہے

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری
تیرے انداز یہ کہتے ہیں کہ خالق کو ترے
سب حسینوں میں پسند آئی ہے صورت تیری
بزم محشر کا نہ کیوں جائے بلاوا سب کو
کہ زمانے کو دکھانی ہے وجاہت تیری
موت آ جائے مگر آئے نہ دل کو آرام
دم نکل جائے مگر نکلے نہ الفت تیری
دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری
مجمع حشر میں گھبرائی ہوئی پھرتی ہے
ڈھونڈنے نکلی ہے مجرم کو شفاعت تیری
چین پائیں گے تڑپتے ہوئے دل محشر میں
کیسے غم یاد رہے دیکھ کے صورت تیری

نگاہ ِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں
لئے ہوئے یہ دل بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دست ِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
ترے فقیروں میں اے شہر یار ہم بھی ہیں
تمہاری اک نگاہ کرم میں سب کچھ ہے
پڑے ہوئے تو سر راہ گزار ہم بھی ہیں
جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں
ادھر بھی تو سن اقدس کے دو قدم جلوے
تمہاری راہ میں مشت ِ غبار ہم بھی ہیں
ہماری بگڑی بنی اُن کے اختیار میں ہے
سپرد انہیں کے ہیں سب کاروبار ہم بھی ہیں
حسنؔ ہے جن کی سخاوت کی دھوم عالم میں
انہیں کے تم بھی ہو اک ریزہ خوار ہم بھی ہیں

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

آستانہ پہ تیرے سر ہو اجل آئی ہو
اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو

اس کی قسمت پہ فدا تختِ شہی کی راحت
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لیے ایسی ہی یکتائی ہو

کبھی ایسا نہ ہوا اُن کے کرم کے صدقے
ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسنؔ کی آنکھیں
اُن کی نظروں میں تیرا جلوۂ زیبائی ہو

☆ حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من میرے وچ لائی ہو
نفی اثبات دا پانی ملیا ہر رگے ہر جائی ہو
اندر بوٹی مشک مچایا جان پھلن تے آئی ہو
جیوے مرشد کامل باھوؔ جیں ایہہ بوٹی لائی ہو

O

بسم اللہ ، اسم اللہ دا ایہہ بھی کہناں بھارا ہو
نال شفاعت سرورِ عالم چھٹسی عالم سارا ہو
حدوں بے حد درود نبی تے جیندا ایڈ پسارا ہو
میں قربان تنہا نتوں باھو جنہاں ملیا نبی سوہارا ہو

O

نہ رب عرش معلیٰ اُتے نہ رب خانے کعبے ہو
نہ رب علم کتابیں لبّھا نہ رب وچ محرابے ہو
گنگا تیرتھ مول نہ ملیا پینڈے بے حسابے ہو
جد دا مرشد پھڑیا باھو چُھٹے سب عذابے ہو

☆ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

اج سک متراں دی ودھیری اے کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لُوں لُوں وچ شوق چنگیری اے اج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں

مُکھ چن بدر شعشانی اے متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے مخمور اکھیں ہن مد بھریاں

اس صورت نوں میں جان آکھاں جان آکھاں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں جس شان توں شاناں سب بنیاں

لاہو مکھ تھیں مخطط بُرد یمن من بھانوری جھلک دکھاؤ سجن
اوھا مٹھّیاں گالیں الاؤ مٹھن جو حمراء وادی سن کریاں

اینہاں سکدیاں تے کرُلاندیاں تے لکھ واری صدقے جاندیاں تے
اینہاں بردیاں مفت دکاندیاں تے شالا وت وی آون اوہ گھڑیاں

☆ مصطفٰے رضا خاں بریلویؒ

تو شمع رسالت ہے عالم تیرا پروانہ
تو ماہ نبوت ہے اے جلوہ جانانہ

سرشار مجھے کر دے اک جام لبالب سے
تاحشر رہے ساقی! آباد یہ میخانہ

دل اپنے چمک اٹھیں ایمان کی طلعت سے
ہوں آنکھیں بھی نورانی اے جلوہ جانانہ

کیوں زلف معطر سے کوچے نہ مہک اٹھتے
ہے پنجۂ قدرت جب زلفوں کی تری شانہ

ہر پھول میں بو تیری، ہر شمع میں ضَو تیری
بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ

سنگِ درجاناں پہ کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ زاہد سر دیتا ہوں نذرانہ

معمور اسے فرما، ویراں ہے دل نوریؔ
جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

☆ مولانا الیاس قادری عطاری

مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے
مئے عشق بھی پلانا مدنی مدینے والے
میری آنکھ میں سمانا ، مدنی مدینے والے
بنے دل تیرا ٹھکانا ، مدنی مدینے والے
تری جبکہ دید ہو گی ، جبھی میری عید ہو گی
مرے خواب میں تم آنا ، مدنی مدینے والے
یہ مریض مر رہا ہے ، ترے ہاتھ میں شفا ہے
اے طبیب جلد آنا ، مدنی مدینے والے
یہ کرم بڑا ہے ، ترے ہاتھ میں بھرم ہے
سر حشر بخشوانا ، مدنی مدینے والے
پس مرگ سبز گنبد کی حضور ٹھنڈی ٹھنڈی
مجھے چھاؤں میں سلانا ، مدنی مدینے والے
تری سادگی پر لاکھوں ، تری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلام عاجزانہ ، مدنی مدینے والے
ترے نام پر ہو قرباں ، مری جان جان جاناں
ہو نصیب سر کٹانا ، مدنی مدینے والے
مری آنے والی نسلیں ، ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تم بنانا ، مدنی مدینے والے
ترے غم میں کاش عطاؔر ، رہے ہر گھڑی گرفتار
غم مال سے بچانا ، مدنی مدینے والے

شکریہ آپ کا سلطان مدینے والے
مجھ سا عاصی بھی ہے مہمان مدینے والے

مجھ کمینے کو مدینے میں بلایا تم نے
ہے یہ احسان پہ احسان مدینے والے

دولت عشق سے آقا مری جھولی بھر دو
بس یہی ہو مرا سامان مدینے والے

آپ کے عشق میں اے کاش کہ روتے روتے
یہ نکل جائے میری جان مدینے والے

اپنے قدموں سے خدارا نہ جدا کیجئے گا
ہو گناہ گار پہ احسان مدینے والے

حشر میں تم میرے عیبوں کو چھپائے رکھنا
ہوں گناہوں پہ پشیمان مدینے والے

مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا لو آقا
بس یہی ہے میرا ارمان مدینے والے

اک جھلک چہرۂ انور کی دکھا دو اب تو
وقت رخصت ہے چلی جان مدینے والے

اپنے عطارؔ کو دامن میں چھپا لو آقا
یہ بے چارہ ہے پریشان مدینے والے

ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو
اور یادِ محمد ﷺ کی میرے دل میں بسی ہو
دو سوزِ بلال آقا ملے دردِ رضا سا
سرکار عطا عشقِ اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہو
اے کاش میں بن جاؤں مدینے کا مسافر
پھر روتی ہوئی طیبہ کو بارات چلی ہو
اے کاش مدینے میں مجھے موت یوں آئے
قدموں میں تیرے سر ہو میری روح چلی ہو
جس وقت نکیرین میری قبر پہ آئیں
اُس وقت میرے لب پہ سجی نعتِ نبی ﷺ ہو
آقا کا گدا ہوں اے جہنم تو بھی سن لے
وہ کیسے جلے جو کہ غلامِ مدنی ہو
عطّار ہمارا ہے سر حشر اِسے کاش
دستِ شہ بطحا سے یہی چٹھی ملی ہو

شدائدِ نزع کے کیسے سہوں گا یارسول اللہ ﷺ
اندھیری قبر میں کیسے رہوں گا یارسول اللہ ﷺ

مجھے مرنا ہے آقا گنبدِ خضریٰ کے سائے میں
وطن میں مر گیا تو کیا کروں گا یارسول اللہ ﷺ

نہ چھوڑے جرم چھٹتے ہیں نہ مارے نفس مرتا ہے
نجانے نیک کب آخر بنوں گا یارسول اللہ ﷺ

گناہوں کے کھلے دفتر کھڑا ہوں آہ میزان پر
نہیں ہیں نیکیاں اب کیا کروں گا یارسول اللہ ﷺ

سبھی ٹھکرا چکے گر تم بھی مجھ سے ہو گئے ناراض
قسم رب کی کہیں کا نہ رہوں گا یارسول اللہ ﷺ

غمِ امت میں روتا دیکھ کر تم کو سرِ محشر
شہا قابو میں دل کیسے رکھوں گا یارسول اللہ ﷺ

سنو یا مت سنو میں تو پکارے جاؤں گا تم کو
جہاں میں جب تلک آقا جیوں گا یارسول اللہ ﷺ

زباں پر ہو گا اُس دم یارسول اللہ ﷺ کا نعرہ
بروزِ حشر جس دم میں اٹھوں گا یارسول اللہ ﷺ

کرم فرما کہ ہو عطارؔ بھی اِس قول کا مصداق
تیری خاطر جیوں گا اور مروں گا یارسول اللہ ﷺ

مجھ کو درپیش ہے پھر مبارک سفر قافلہ پھر مدینے کا تیار ہے
نیکیوں کا نہیں کوئی توشہ فقط میری جھولی میں اشکوں کا اِک ہار ہے
کوئی سجدوں کی سوغات ہے نہ کوئی زہدوتقویٰ میرے پاس سرکار ہے
چل پڑا ہوں مدینے کی جانب مگر ہائے سر پر گناہوں کا انبار ہے
جرم و عصیاں پہ اپنے لجاتا ہوا اور اِشکِ ندامت بہاتا ہوا
تیری رحمت پہ نظریں جماتا ہوا در پہ حاضر یہ تیرا گنہگار ہے
تیرا ثانی کہاں شاہِ کون مکاں اور مجھ سا عاصی بھی اُمت میں ہوگا کہاں
تیرے عفو وکرم کا شہ دو جہاں کیا کوئی مجھ سے بڑھ کر بھی حق دار ہے
دو تڑپنے کا آقا قرینہ مجھے دے دو خستہ جگر چاک سینہ مجھے
چشمِ تر دے دو شاہ مدینہ مجھے تیرے غم کا یہ بندہ طلب گار ہے
ٹھوکریں دربدر کب تلک کھاؤں میں پھر مدینے مقدر سے جب آؤں میں
کاش قدموں میں سرکار مر جاؤں میں یا نبیؐ یہ تمناءِ عطّارؔ ہے

☆ محمد علی ظہوریؒ قصوری

زمیں آسماں میں مکاں لامکاں میں کوئی آپ سا ہے نہیں ہے نہیں ہے
وہ سدرہ کا راہی حبیبِ الٰہی کوئی دوسرا ہے نہیں ہے نہیں ہے

سبھی انبیاء دے رہے ہیں گواہی وفا دار ہیں مصطفیٰ کے الٰہی
جو بندہ نہیں ہے میرے مصطفیٰ کا وہ بندہ خدا کا نہیں ہے نہیں ہے

سبھی دائیوں نے حلیمہ سے پوچھا تیرے پاس کیا ہے تو بولی حلیمہ
اسے دیکھ کر یہ بتاؤ کہ ایسا کسی کو ملا ہے نہیں ہے نہیں ہے

رہا عمر بھر غم جسے عاصیوں کا سر عرش بھی جو امت کو نہ بھولا
مثال اس کرم کی جواب اس عطا کا کسی کو ملا ہے نہیں ہے نہیں ہے

کہاں تک کرے کوئی توصیف ان کی خدا جب کرتا ہے تعریف ان کی
ظہوری کسی سے نبی کی ثناء کا ہوا حق ادا ہے نہیں ہے نہیں ہے

_~``~_☆_~``~_☆_~``~_☆_~``~_

جس کی دربار محمد ﷺ میں رسائی ہو گی
اس کی قسمت پہ فدا ساری خدائی ہو گی

سانس لیتا ہوں تو آتی ہے مہک طیبہ کی
یہ ہوا کوچہ ٔ سرکار سے آئی ہو گی

روز محشر نہ کوئی اور سہارا ہو گا
سب کے ہونٹوں پہ محمد ﷺ کی دہائی ہو گی

چاند قدموں پہ گرا اُن کا اشارہ جو ہوا
وہ بھی کیا وقت تھا جب انگلی اٹھائی ہو گی

دل تڑپ جائے گا اے زائر بطحا تیرا
تیری جس وقت مدینے سے جدائی ہو گی

تجھ سے پوچھا نہ نکیروں نے ظہوریؔ کچھ بھی
قبر میں نعت نبی ﷺ تو نے سنائی ہو گی

_~``~_☆_~``~_☆_~``~_☆_~``~_

ایہہ کون آیا جدے آیاں بہاراں مسکرا پیاں
کھِڑے نیں پھل تے کلیاں ہزاراں مسکرا پیاں

بڑی خوش بخت سی ڈاچی سواری کملی والے دی
حلیمہ ہتھ جد پھڑیاں مہاراں مسکرا پیاں

ہمیشہ جیہڑیاں محروم سن قُربت دی لذتوں
قدم رکھیا نبی ﷺ سوہنے تے غاراں مسکرا پیاں

کھڑے سن منتظر سارے نبی اقصیٰ دی مسجد وچ
امام الانبیاء آئے قطاراں مسکرا پیاں

پچھاں جبریل سدرہ تے کھڑا حیران ہوندا سی
اگاں لنگھیا نبی ﷺ تے رہگذاراں مسکرا پیاں

ظہوریؔ بیکساں نے شکر دے سجدے ادا کیتے
ازل توں غمزدہ سوچاں وچاراں مسکرا پیاں

_~``~_☆_~``~_☆_~``~_☆_~``~_

دنیا تے آیا کوئی تیری نہ مثال دا
میں لبھ کے لیاواں کتھوں سوہنا تیرے نال دا

سوہنیا مُکھ تیرا نور ونڈے ساری کائنات نوں
رب وی درود بھیجے اک تیری ذات نوں

شیدا اے زمانہ تیرے حسن و جمال دا
مکے رہن والیا مدینے آون والیا

ٹھیڈے کھان والیاں نوں سینے لاون والیا
تیرے بناں ڈگیاں نوں کوئی نہ سنبھال دا

تیریاں تے صفتاں دا کوئی وی حساب نئیں
توں تے کتھے تیریاں غلاماں دا جواب نئیں

حوراں نوں تو روپ ونڈے حبشی بلال دی
ہوکا پیا دیوے تیرے سچیاں پیاراں دا

جیوندا اے ظہوریؔ ناں لے کے تیرے یاراں دا
گولا اے تیرا تیرے در تیری آل دا

_~-``~-_☆_~-``~-_☆_~-``~-_☆_~-``~-_

چلیے مدینے سارے چھڈ گھر بار دیئے
روضے دی جالی اتوں تن من وار دیئے

چنگا جے نصیب ہووے چنگی رہنمائی ہووے
اودھروں مدینہ دِسے اکھاں جھڑی لائی ہووے

خاک راہ مدینے والی سروچ پائی ہووے
ہون جے ہزار جاناں اوس ویلے وار دیئے

گلیاں مدینے دیاں پھریئے فقیراں وانگوں
روضے اگے کھڑے رہیئے عاجزاں حقیراں وانگوں

پے رہیے سجدے چہ عاصیاں اسیراں وانگوں
چُکیئے نہ سر ساری زندگی گزار دیئے

ہووے جے ظہورؔی فضل رب العالمین دا
مل جائے اوتھے کوئی ٹکڑا زمین دا

روضے توں اوہلے رہ کے جج نئیں جین دا
بن پروانے ، کر زندگی نثار دیئے

_-~``~-_☆_-~``~-_☆_-~``~-_☆_-~``~-_

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سرورِ انبیاء تیری کیا بات ہے
رحمت دو جہاں آپ کی ذات ہے اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے

روح کون و مکاں پہ نکھار آ گیا سب کی بے چینیوں کو قرار آ گیا
مرحبا مرحبا ہر کسی نے کہا ، آمدِ مصطفےٰ تیری کیا بات ہے

چار سو رحمتوں کی گھٹا چھا گئی جیسے گلشن میں فصل بہار آ گئی
دل کا غنچہ کھلا ، اسم اعظم ملا ، ذکرِ صلِ علیٰ تیری کیا بات ہے

حضرت آمنہ کے دلارے نبی غمزدہ امتوں کے سہارے نبی ؐ
روزِ محشر کہے گی یہ خلق خدا ، سب کے مشکل کشا تیری کیا بات ہے

ہر قدم رحمتوں کا خزینہ ملے جب گلے سے ہوائے مدینہ ملے
عرشیوں کی ندا فرشیوں کی صدا اے درِ مصطفےٰ تیری کیا بات ہے

جو تمنا تھی دل کی وہ پوری ہوئی چوکھٹ مصطفےٰ کی حضوری ہوئی
ہر جگہ پہ ظہوریؔ ظہوری ہوئی اے نبی کے گدا تیری کیا بات ہے

_~_~_☆_~_~_☆_~_~_☆_~_~_

یارسول اللہ ترے در کی فضاؤں کو سلام
گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

والہانہ جو طواف ِ روضہ ء اقدس کریں
مست و بے خود وجد میں آتی ہواؤں کو سلام

شہر بطحا کے درودیوار پر لاکھوں درود
زیر سایہ رہنے والوں کی صداؤں کو سلام

جو مدینے کے گلی کوچوں میں دیتے ہیں صدا
تاقیامت اُن فقیروں اور گداؤں کو سلام

مانگتے ہیں جو وہاں شاہ و گدا بے امتیاز
دل کی ہر دھڑکن میں شامل ان دعاؤں کو سلام

اے ظہوریؔ خوش نصیبی لے گئی جن کو حجاز
اُن کے اشکوں اور اُن کی التجاؤں کو سلام

یاد وچ روندیاں نیں اکھیاں نمانیاں
سد لو مدینے آقا کرو مہربانیاں

ساری کائنات دا خزینہ مل گیا اے
اللہ دی سونہہ جنہاں نوں مدینہ مل گیا اے
جالیاں دے کول بہہ کے اوہناں موجاں مانیاں

در دے سوالیاں نوں خیر جھولی پاؤناں
گندیاں تے مندیاں نوں سینے نال لاؤناں
ایہو لجپالاں دیا عادتاں پرانیاں

سارے جگ نالوں اوہ فضاواں نیں نرالیاں
چماں جا کے اوس سوہنے روضے دیاں جالیاں
شالا کدی فیر آون رُتّاں اوہ سہانیاں

ساڈا تے ظہوریؔ ایہو دین تے ایمان اے
پیار کملی والے دا عبادتاں دی جان اے
باقی سبھے گلاں ایویں قصے تے کہانیاں

دل یار دا نذرانہ لے یار دے کول آئے
محبوب دی مرضی اے گل لائے یا ٹھکرائے

نال اپنے اڑا لے جا میرے اتھرو ہوائے نی
محبوب نوں رو آکھیں سانوں ہور نہ تڑپائے

جنت دی نئیں خواہش مولا ایہہ تمنا اے
سرکار دے قدماں وچ میری جان نکل جائے

راہ یار دا تکنا ایں اس راہ توں نہ ہٹنا ایں
محبوب دی مرضی اے اوہ آئے یا نہ آئے

کون اینہاں نوں سمجھاوے کہن اپنے جیہا اوہنوں
جدی کالیاں زلفاں دی رب آپ قسم کھائے

جنت چہ مزہ آوے سرکار جے فرماون
لے آؤ ظہوریؔ نوں اک نعت سنا جائے

فلک کے نظارو، زمین کی بہارو،خوشی سب مناؤ ، حضور آ گئے ہیں
اٹھو غم کے مارو ، چلو بے سہارو، خبر یہ سناؤ ، حضور آ گئے ہیں

انوکھا نرالا وہ ذی شان آیا ، وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے کج کلاہو ، ارے بادشاہو ، نگاہیں جھکاؤ ، حضور آ گئے ہیں

ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا ، اجالا اجالا سویرا سویرا
حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی میرے گھر میں آؤ ، حضور آ گئے ہیں

ہواؤں میں جذبات ہیں مرحبا کے،فضاؤں میں نغمات صلِ علیٰ کے
درودوں کے گجرے،سلاموں کے تحفے غلاموسجاؤ،حضور آ گئے ہیں

سماں ہے ثنائے حبیبِ خدا کا یہ میلاد ہے سرورِ انبیاء کا
نبی کے گداؤ،سب اک دوسرے کو، گلے سے لگاؤ،حضور آ گئے ہیں

کہاں میں ظہوریؔ،کہاں اُن کی باتیں،کرم ہی کرم ہیں یہ دن اور راتیں
جہاں پھر بھی جاؤ، دلوں کو جگاؤ ، یہی کہتے جاؤ ، ،حضور آ گئے ہیں

رحمتِ دوجہاں ، حامیُ بیکساں ، شافع اُمتاں ، وہ کہاں میں کہاں
سرورِ سروراں ، رہبرِ رہبراں ، تاجدارِ شاہاں ، وہ کہاں میں کہاں
اُن کی خوشبو سے مہکے چمن در چمن ، تذکرے آپ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی، تاروں کی روشنی، اُن کے رخ سے عیاں، وہ کہاں میں کہاں
کس طرح سے کہاں سے کروں ابتداء، اُن کے اوصاف کی ہے کہاں انتہا
اُن کا رتبہ ہے کیا، خود ہی جانے خدا، کیا کروں میں بیاں، وہ کہاں میں کہاں
وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا یہاں، اُن کے ہونے سے ہے سب کا نام ونشاں
یہ زمیں آسماں، یہ مکاں لامکاں، سارے اُن کے مکاں، وہ کہاں میں کہاں
مہ لقا دلکشا خوشنوا خوش ادا ، راہنما پیشوا مجتبیٰ مصطفیٰ
جملہ محبوبیاں اَن گنت خوبیاں میری قاصر زباں ، وہ کہاں میں کہاں
عمر گزرے میری ذکر سرکار میں ، جاؤں اُن کے ظہوریؔ جو دربار میں
آخری سانس لوں نعت پڑھتا رہوں ، ختم ہوگی یہاں ، وہ کہاں میں کہاں

_~``~\_☆\_~``~_☆_~``~\_☆\_~``~_

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمد کا دربار نظر آئے

بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے

دکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے
جب سامنے آنکھوں کے غم خوار نظر آئے

مکے کی فضاؤں میں طیبہ کی ہواؤں میں
ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار نظر آئے

چھوڑ آیا ظہوریؔ میں دل و جان مدینے میں
اب جینا یہاں مجھ کو دشوار نظر آئے

_~-``~-_☆_~-``~-_☆_~-``~-_☆_~-``~-_

یہ آرزو نہیں کہ دعائیں ہزار دو
پڑھ کے نبیؐ کی نعت لحد میں اتار دو

دیکھا ابھی ابھی ہے نظر نے جمالِ یار
اے موت مجھ کو تھوڑی سی مہلت ادھار دو

سنتے ہیں جاں کنی کا ہے لمحہ بہت کٹھن
لے کر نبیؐ کا نام یہ لمحہ گزار دو

میرے کریمؐ میں ترے در کا فقیر ہوں
اپنے کرم کی بھیک مجھے بار بار دو

گر جیتنا ہے عشق میں، لازم یہ شرط ہے
کھیلو اگر یہ بازی تو ہر چیز ہار دو

یہ جان بھی ظہوریؔ نبیؐ کے طفیل ہے
اس جان کو حضورؐ کا صدقہ اتار دو

_~``~_☆_~``~_☆_~``~_☆_~``~_

تیری جالیوں کے نیچے، تیری رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے

طیبہ کو جانے والے تجھے دیتا ہوں دعائیں
درِ مصطفیٰ پہ جا کر تو جہاں کو بھول جائے

روضے کے سامنے میں یہ دعائیں مانگتا تھا
میری جاں نکل تو جائے یہ سماں بدل نہ جائے

لو چلا ہوں میں لحد میں میرے مصطفیٰ سے کہہ دو
کہ ہوا تیری گلی کی مجھے چھوڑنے کو آئے

وہی غمگسار میرا وہ ظہوریؔ یار میرا
میری قبر پر جو آئے نعتِ نبی ﷺ سنائے

_-~``~-_☆_-~``~-_☆_-~``~-_☆_-~``~-_

تیرا کھاواں میں تیرے گیت گاواں یارسول اللہ ﷺ
تیرا میلاد میں کیوں نہ مناواں یارسول اللہ ﷺ

میں کجھ وی نئیں جے تیرے نال میری کوئی نسبت نئیں
میں سبھ کجھ ہاں جے میرا تیرا سداواں یارسول اللہ ﷺ

حلیمہ رضی اللہ عنہا کلی نوں ویکھے کدی سرکار نوں ویکھے
میں کیہڑی سیج تیرے لئی سجاواں یارسول اللہ ﷺ

میں دل وی چاہندا اے میرے گھر وی تسی آوَ
میں کیہڑے مان تے گھر وچ بلاواں یارسول اللہ ﷺ

جناں نے تیریاں قدماں نوں سینے نال لایا اے
نصیباں والیاں ہوئیاں اوہ تھاواں یارسول اللہ ﷺ

میں کوجھی توں وی کوجھی آں توں سوہنے توں وی سوہنا ایں
میں کیہڑے مونہہ دے نال تینوں بلاواں یارسول اللہ ﷺ

کونین دے والی دا گھر بار بڑا سوہنا
سوہنے رب دی مدینے دا دربار بڑا سوہنا

اُچی مسجدِ نبوی دی ہر چیز نرالی اے
جیہڑا روضے دے نال جُڑیا ، مینار بڑا سوہنا

سب رَستے مدینے دے ساہنوں جاں توں وَدھ پیارے
جیہڑا روضے نوں جاندا اے بازار بڑا سوہنا

صدیق ؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، حیدرؓ توں میں صدقے جاں
میرے کملی والے دا ہر یار بڑا سوہنا

سب دائیاں حلیمہؓ نوں حیرت نال پوچھدیاں سن
کتھوں لئے کے آئی ایں دلدار بڑا سوہنا

بے شک میں ماڑی آں میری کلی وی ماڑی اے
میری گود وچ نبیاں دا سردار بڑا سوہنا

کیڈا سوہنا نام محمد دا اُس ناں دیا ریساں کون کرے
دو جگ تے سایہ رحمت دا ایہدی چھاں دیاں ریساں کون کرے

دھن بھاگ حلیمہ رضی اللہ عنہا دائی دا ملیا محبوب خدائی دا
جدی گود اچ والی دو جگ دا اس ماں دیاں ریساں کون کرے

جو سوہنے نے فرمایا اے اوہناں سن کے سیس نوایا اے
بے مثل محمد عربی دے سجناں دیاں ریساں کون کرے

جو ہجر نبی وچہ روندیاں نیں بدیاں دے دفتر دھوندیاں نیں
اوہناں کرماں والیاں اکھیاں دے ہنجواں دیاں ریساں کون کرے

ہر ذرہ نور خزینہ اے شہراں چوں شہر مدینہ اے
جتھے روضہ کملی والے دا اُس تھاں دیاں ریساں کون کرے

لکھ غزل قصیدے پڑھدا رہو گیتاں دیا پوڑیاں چڑھدا رہو
پر یار ظہوریؔ سوہنے دیاں نعتاں دیاں ریساں کون کرے

بگڑی ہوئی بنتی ہے ہر بات مدینے میں
غم خوار محمد کی ہے ذات مدینے میں

جا کر تو کوئی دیکھے حالات مدینے میں
رحمت کی برستی ہے برسات مدینے میں

وہ دن بھی تو آئے گا وہ رات بھی آئے گی
دن گذرے گا مکے میں اور رات مدینے میں

روکو نہ مجھے لوگو دیوانہ ہوں دیوانہ
قابو میں نہیں رہتے جذبات مدینے میں

آؤ بھی گنہگارو پہنچو بھی مدینے میں
بٹتی ہے شفاعت کی خیرات مدینے میں

وہ دن بھی تو آئے گا پہنچیں گے ظہوریؔ سب
اُترے گی غلاموں کی بارات مدینے میں

☆۔ خالد محمود نقشبندی

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

کسی کا احسان کیوں اٹھائیں، کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس ان کی نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

عطا کیا مجھ کو دردِ الفت، کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروَری ہے

تجلیوں کے کفیل تم ہو مرادِ قلبِ خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو، یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے

بشیر کہیے، نذیر کہیے، انہیں سراج منیر کہیے
جو سر بسر ہے کلام ربی وہ میرے آقا کی زندگی ہے

یہی ہے خالدؔ اساس رحمت یہی ہے خالدؔ بنائے رحمت
نبی کا عرفان زندگی ہے، نبی کا عرفان بندگی ہے

ہم کو اپنی طلب سے سوا چاہیے
آپ جیسے ہیں ویسی عطا چاہیے
آپ کی رضا سے ہمیں کام ہے
آپ راضی رہیں اور کیا چاہیے
کیوں کہیں یہ عطا وہ عطا چاہیے
آپ کو علم ہے ہم کو کیا چاہیے
اُن کے قدموں میں گر کر نہ اٹھنا کبھی
بے سہارو اگر آسرا چاہیے
بھر کے جھولی میری میرے سرکار نے
مسکرا کر کہا اور کیا چاہیے
اپنے قدموں کا دھوون عطا کیجئے
ہم مریضوں کو آب ِ شفاء چاہیے
اور کوئی بھی اپنی تمنا نہیں
ہم کو قدموں میں تھوڑی سی جاء چاہیے
درد ِ جامی ملے نعت خالؔد لکھے
اور اندازِ ''احمد رضا'' چاہیے

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میری سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

تم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
کیا شان لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی

اے ظرفِ نظر دیکھ مگر دیکھ ادب سے
سرکار کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی

ہوتا ہے جہاں ذکر محمد ﷺ کے کرم کا
اس بزم میں محرومِ تمنا نہیں کوئی

اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو
افلاک پہ تو گنبدِ خضریٰ نہیں کوئی

سرکار کی رحمت نے مجھے خوب نوازا
یہ سچ ہے کہ خالدؔ سا نکما نہیں کوئی

کراہتمام بھی ایماں کی روشنی کے لیے
درود شرط ہے ذکرِ محمدی ﷺ کے لیے

میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں یارسول اللہؐ
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لیے

تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں
یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کے لیے

لگیں ہیں روضہ پرُنور پر میری آنکھیں
تڑپ رہا ہوں شب و روز حاضری کے لیے

تمہارے ذکر میں مستی ہے بندگی کے قریب
سجود کی نہیں ، کچھ قید بندگی کے لیے

تمہاری نعت سنائیں سنیں ، پڑھیں لکھیں
بڑا شرف ہے یہ خاؔلد کی زندگی کے لیے

قربان میں اُن کی بخشش کے مقصد بھی زباں پر آیا نہیں
بن مانگے دیا اور اتنا دیا دامن میں ہمارے سمایا نہیں

ایمان ملا اُن کے صدقے قرآن ملا اُن کے صدقے
رحمان ملا اُن کے صدقے وہ کیا ہے جو ہم نے پایا نہیں

ان کا تو شعارِ کریمی ہے مائل بہ کرم ہی رہتے ہیں
جب یاد کیا اے صلِ علیٰ وہ آ ہی گئے تڑپایا نہیں

جو دشمن جاں تھے اُن کو بھی دی تم نے اماں اپنوں کی طرح
یہ عفو و کرم اللہ اللہ ، یہ خلق کسی نے پایا نہیں

وہ مونس ہیں معذوروں کے غمخوار ہیں سب غیوروں کے
سرکارِ مدینہ نے تنہا کس کس کا بوجھ اٹھایا نہیں

آوازِ کرم دیتا ہی رہا تھک ہار گئے لینے والے
منگتوں کی ہمیشہ لاج رکھی ، محروم کبھی لوٹایا نہیں

اس محسن اعظم کے یوں تو خالدؔ پر ہزاروں احسان ہیں
قربان مگر اس احساں کے احساں بھی کیا تو جتایا نہیں

چلو دیارِ نبی کی جانب درود لب پر سجا سجا کر
بہاریں لوٹیں گے ہم کرم کی دلوں کو دامن بنا بنا کر
نہ اُن کے جیسا سخی ہے کوئی نہ اُن کے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے نوازتے ہیں بلا بلا کر
ہماری ساری ضرورتوں پر کفالتوں کی نظر ہے اُن کی
وہ جھولیاں بھر رہے ہیں سب کی کرم کے موتی لٹا لٹا کر
وہ راہیں اب تک سجی ہوئی ہیں دلوں کا کعبہ بنی ہوئی ہیں
جہاں جہاں سے حضور گزرے ہیں نقش اپنا جما جما کر
ہے اُن کو امت سے پیار کتنا کرم ہے رحمت شعار کتنا
ہمارے جرموں کو دھو رہے ہیں حضور آنسو بہا بہا کر
میں ایسا عاصی ہوں جس کی جھولی میں کوئی حسن عمل نہیں ہے
مگر وہ احسان کر رہے ہیں خطائیں میری چھپا چھپا کر
یہی اساس عمل ہے میری اسی سے بگڑی بنی ہے میری
سمیٹتا ہوں کرم خدا کا نبی کی نعتیں سنا سنا کر
اگر مقدر نے یاوری کی اگر مدینے گیا میں خالدؔ
قدم قدم خاک اس گلی کی میں چوم لوں گا اٹھا اٹھا کر

☆۔ محمد اعظم چشتی

اے موت ٹھہر جا ذرا مدینے تے جالواں
سُتا ہویا نصیب تے میں اپنا جگا لواں

محبوب دا اوہ گنبدِ خضریٰ تے ویکھ لاں
سرکار دی گلی دے نظارے تے پا لواں

لگے نیں مصطفیٰ دے قدم جس زمین تے
اک واری اوس خاک نوں سینے تے لالواں

سُنیا اے ہر غریب دی سُندے نیں زاریاں
میں وی تے اپنے غم دی کہانی سنا لواں

جی بھر کے رو لواں در اقدس دے سامنے
اکھیاں نوں گفتگو دا قرینہ سکھا لواں

آوے جے فیر موت تے آوے ہزار وار
اعظمؔ جے زندگی دی ایہہ حسرت مٹا لواں

کوئی تیئں جیا نظریں آوے تے ویکھاں
کوئی دوسرا دل نوں بھاوے تے ویکھاں

کوئی سورج الٹا پھراوے تے ویکھاں
تے سڑیاں کھجوراں اگاوے تے ویکھاں

جویں کول سرکار نوں رب بلایا
کسے ہور نوں وی بلاوے تے ویکھاں

کوئی اوس لج پال سرکار وانگوں
میں بدکار نوں سینے لاوے تے ویکھاں

یتیماں دا والی غریباں دا حامی
محمد جہیا کوئی آوے تے ویکھاں

حسین ؓ ابن حیدر دے وانگوں جے اعظم
کوئی اپنے بچڑے کہاوے تے ویکھاں

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے

یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے

یوں ادا کرتے ہیں عشاق محبت کی نماز
سجدہ کعبے میں ہو اور دھیان مدینے میں رہے

اُن کی شفقت غمِ کونین بھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے

دور رہ کر بھی اٹھاتا ہوں حضوری کے مزے
میں یہاں پر ہوں میری جان مدینے میں رہے

چھوڑ آیا ہوں میں یہ کہہ کے دل و جاں اعظمؔ
آ رہا ہوں ، مرا سامان مدینے میں رہے

سنو جے میرے دکھڑے تے سناواں یارسول اللہ ﷺ
جے آکھو تے مدینے میں وی آواں یارسول اللہ ﷺ

بڑا چاء اے زیارت دا بڑی حسرت اے ویکھن دی
کدی آوؤ تے اکھاں تے بٹھاواں یارسول اللہ ﷺ

نہ گھر وچ آسرا کوئی نہ بیٹھن دی جگہ کوئی
فیر میں کیہڑے مان تے گھر وچ بلاواں یارسول اللہ ﷺ

کدوں صورت دکھاوو گے کدوں حسرت مٹاوو گے
کِتے ویکھن توں پہلوں مر نہ جاواں یارسول اللہ ﷺ

بنا دیدار نئیں دارو کوئی اعظمؔ دے درداں دا
میں کر کر ویکھیاں لکھاں دواواں یارسول اللہ ﷺ

کدی ساڈے وَل پھیرا پا کملی والے
غریباں دی قسمت جگا کملی والے

یتیماں دی فریاد تے دکھیاں دے دکھڑے
سُنے کون تیرے سوا کملی والے

ہوئی خشک آساں اُمیداں دی کھیتی
وَسا ابر ِ رحمت وَسا کملی والے

اساں پرُ گناہاں نوں وی بخشوا لئیں
تیری منّدا اے خدا کملی والے

جیہڑا رومی تے جامی نوں ملیا
اوہ اعظمؔ نوں وی کر عطا کملی والے

کدی ساڈے وَل پھیرا پا کملی والے
غریباں دی قسمت جگا کملی والے

جے چمکے میری قسمت دا ستارا
تے کراں میں تیرے روضے دا نظارا

میں کیوں سجدے کراں غیراں دے در تے
مینوں کافی تیرے در دا سہارا

سنے جاندے نہیں غیراں دے طعنے
کرو حضرت میرے درداں دا چارا

جے اِک واری کرم دی جھات پاویں
میری کشتی نوں مل جاوے کنارا

میری تربت اُتے پاویں جے پھیرا
میں کیوں زندہ نہ ہو جاواں دوبارہ

میں اعظمؔ کیوں نہ اُوسے در توں منگاں
جتھے ہووے دو عالم دا گزارا

☆۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب

شوکت سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب جستجو ، عشق حضور و اضطراب

☆۔ عبدالستار نیازؔی

آکھیں سوہنے نوں ہوائے نی جے تیرا گزر ہووے
میں مر کے وی نئیں مردا جے تیری نظر ہووے

دم دم نال ذکر کراں میں تیریاں شاناں دا
تیرے نام توں وار دیاں جنی میری عمر ہووے

دیوانیو! بیٹھے رہو و محفل نوں سجا کے تے
شاید میرے آقا دا ایتھوں دی گزر ہووے

اوہ کیسیاں گھڑیاں سن مہمان ساں سوہنے دے
دل فیر وی کردا اے طیبہ دا سفر ہووے

جے جیون دا چاء رکھنا ایں تو راہیا مدینے دیا
سوہنے دے دوارے تے مر جاویں جے مر ہووے

کیوں فکر کرے یارو ماسہ وی اگیرے دا
اوہنوں سِتے ای خیراں نیں جدا سائیں مگر ہووے

ایہہ دل وچ نیازؔی دے اک آس چروکنی اے
سوہنے دے شہر اندر میری وی قبر ہووے

میں لجپالاں دے لڑ لگیاں میرے توں غم پرے رہندے
میری آساں امیداں دے سدا بوٹے ہرے رہندے

خیال یار وچ میں مست رہندا ہاں دنے راتیں
میرے دل وچ سجن وسدا میرے دیدے ٹھرے رہندے

دعا منگیا کرو سنگیو کِتے مرشد نہ رُس جاوے
جنہاں دے پیر رُس جاندے اوہ جیوندے وی مرے رہندے

کدی وی لوڑ نئیں پیندی مینوں در در تے جاون دی
میں لجپالاں دا منگتا ہاں میرے پلے بھرے رہندے

نیازی مینوں غم کاہدا میری نسبت ہے لاثانی
کسے دے رہن جو بن کے قسم رب دی کھرے رہندے

میرے نبی ، پیارے نبی ہے مرتبہ بالا تیرا
جس جا کوئی پہنچا نہیں دیکھا وہاں تلوا تیرا

یا سرور دنیا و دیں ، تجھ سا نبی کوئی نہیں
بعد از خدا ماہِ مبیں ثانی نہیں واللہ تیرا

سرکش جو تھے مائل ہوئے، دشمن جو تھے قائل ہوئے
مسحور کن تھا کس قدر یا مصطفٰے ﷺ لہجہ تیرا

رحمت تھی پورے جوش پر میں بھی نہ تھا کچھ بے خبر
تجھ کو تجھی سے مانگ کر اچھا رہا منگتا تیرا

اے باعثِ ارض و سما چشم کرم بر حال ما
دیکھے نیازیؔ پھر شہا وہ گنبدِ خضریٰ تیرا

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی لگی

دور تھے تو زندگی بے رنگ تھی بے کیف تھی
اُن کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی

میں نہ جاؤں گا کہیں بھی در نبی کا چھوڑ کر
مجھ کو کوئے مصطفےٰ کی چاکری اچھی لگی

ناز کر تو اے حلیمہ سرورِ کونین پر
گر لگی اچھی تو تیری جھونپڑی اچھی لگی

رکھ دیا سرکار کے قدموں میں سلطانوں نے سر
سرورِ کون و مکاں کی سادگی اچھی لگی

مہرو مہ کی روشنی مانا کہ اچھی ہے مگر
سبز گنبد کی مجھے تو روشنی اچھی لگی

آج محفل میں نیازی نعت جو میں نے پڑھی
عاشقانِ مصطفےٰ کو وہ بڑی اچھی لگی

سوچتا ہوں میں وہ گھڑی کیا عجب گھڑی ہو گی
جب درِ نبی پر ہم سب کی حاضری ہو گی

آرزو ہے سینے میں گھر بنے مدینے میں
ہو کرم جو بندے پر بندہ پروری ہو گی

کبریا کے جلوؤں سے کیا سماں بندھا ہو گا
محفلِ نبی جس دم عرش پر سجی ہو گی

سو کھلیں گے اس کے لیے رحمتوں کے دروازے
نعتِ مصطفٰے جس نے ایک بھی سنی ہو گی

بات کیا ہے بادِ صبا اتنی کیوں معطر ہے
سبز سبز گنبد کو چوم کر چلی ہو گی

نامِ مصطفٰے کی قسم پُرسکوں ہوں میں اب تک
تم بھی نام لو اُن کا گھر میں روشنی ہو گی

نبی کی یاد سے روشن مرے دل کا نگینہ ہے
وہ میرے دل میں رہتے ہیں میرا سینہ مدینہ ہے

مدینے کی جدائی میں سلگتا میرا سینہ ہے
پڑا ہوں دور طیبہ سے یہ جینا کیسا جینا ہے

نبی کی آل کا صدقہ جہاں کی نعمتیں مانگو
خدا سے مانگنے کا یہ بڑا اچھا قرینہ ہے

جھکوں کیوں غیر کے در پر کسی سے بھیک کیوں مانگوں
مرے دامن میں عشقِ سرورِ دیں کا خزینہ ہے

میں ہر سو دیکھتا ہوں سرور کونین کے جلوے
طفیل مرشد کامل سلامت چشم بینا ہے

نظر افروز ہیں رنگینیاں فردوس کی لیکن
جو تسکین دل و جاں ہے وہ آقا کا مدینہ ہے

ہمیں خطرہ نہیں کوئی نیازیؔ ڈوب جانے کا
کہ ہم جس میں ہیں بیٹھے وہ محمد کا سفینہ ہے

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرور عالم کا میلاد مناتے ہیں

میخوارو ، ذرا جانا میخانہ سرور میں
وہ جام کرم اب بھی بھر بھر کر پلاتے ہیں

آقا کی ثنا خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

اس آس پہ زندہ ہوں کہہ دے کوئی یہ آ کر
چل تجھ کو مدینے میں سرکار بلاتے ہیں

جن کا بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں والی
ان کو بھی میرے آقا سینے سے لگاتے ہیں

اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبی سرور
یہ سچ ہے نیازیؔ ہم سرکار کا کھاتے ہیں

اک روز ہو گا جانا سرکار کی گلی میں
ہو گا کبھی ٹھکانہ سرکار کی گلی میں

آنکھیں تو دیکھنے کو پہلے ہی مضطرب تھیں
دل بھی ہوا روانہ سرکار کی گلی میں

گو پاس کچھ نہیں ہے لیکن یہ دیکھ لے گا
اک دن مجھے زمانہ سرکار کی گلی میں

کبھی ہو حسین تصور کبھی خود میں جاؤں چل کر
رہے یونہی آنا جانا سرکار کی گلی میں

ہیں کہیں خزاں کے پہرے کہیں دو گھڑی بہاریں
موسم سدا سہانا سرکار کی گلی میں

دل میں نبی کی یادیں لب پر نبی کی نعتیں
جانا تو ایسے جانا سرکار کی گلی میں

یہی رسم عاشقی ہے یہی جان بندگی ہے
سر رکھ کے نہ اٹھانا سرکار کی گلی میں

سمجھیں گے ہم نیاز ان کی کرم نوازی
جس دن ہوئے روانہ سرکار کی گلی میں

بن کے خیر الوریٰ آ گئے مصطفیٰ ہم گنہگاروں کی بہتری کے لیے
اک طرف بخششیں اک طرف جنتیں کیسے انعام ہیں امتی کے لیے

چارسو رحمتوں کی ہوائیں چلیں ، ہوگئی جس سے ساری فضا دلنشیں
مسکراؤ سبھی آ گئے ہیں نبی ؐ غم کے مارو تمہاری خوشی کے لیے

ہلکے ہلکے جو دل میں سرور آئے ہیں، بزم میں کملی والے ضرور آئے ہیں
ہاتھ پھیلاؤ کشکول لے کر سبھی ، بٹ رہے ہیں کرم ہر کسی کے لیے

داتا ہجویریؒ ، لاثانی مہر علیؒ ، خواجہ ہند والی، میرے غوث جلیؒ
کیسے کیسے دیئے میرے محبوب نے یہ نگینے ہمیں روشنی کے لیے

جس کے لب پہ رہا امتی امتی ، یاد اُنؐ کی نہ بھولو نیازیؔ کبھی
وہ کہیں امتی ،تو کہے یا نبیؐ ، میں ہوں حاضر تری چاکری کے لیے

ہم درِ آقا پہ سر اپنا جھکا لیتے ہیں
سچ بتانا اری دنیا تیرا کیا لیتے ہیں

جب نہیں ملتی کہیں سے بھی سکوں کی دولت
تیری محفل تیرے دیوانے سجا لیتے ہیں

وقت کی قید نہیں ہیں یہ کرم کی باتیں
جب بھی سرکار کی مرضی ہو بلا لیتے ہیں

یہ تو آقا کی عنایت ہے کرم ہے اُن کا
ہم جہاں چاہیں وہیں رنگ جما لیتے ہیں

گنبدِ خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

غم کے ماروں کا طبیبو نہ کرو کوئی علاج
ہم غم عشقِ نبی سے ہی دوا لیتے ہیں

جب سے دیکھا ہے نیازیؔ وہ ریاض الجنۃ
ہم تو گھر بیٹھے ہی جنت کا مزہ لیتے ہیں

رَل خوشیاں یار مناؤ اللہ نے کرم کمایا
ساڈا کملی والا آیا

اَج ہوئیاں چار چوفیرے اوہدے کرم دیاں برساتاں
ہویا نور دا نوری چانن سب مکیاں کالیاں راتاں
تسیں فرشیو فرش سجاؤ اللہ وی عرش سجایا

واہ بھاگ حلیمہؓ تیرے تینوں ملیا کملی والا
تیری جھولی دے وچ آیا جیہڑا دو جگ دا رکھوالا
نئیں ملیا ہور کسے نوں تینوں ملیا جو سرمایا

تسیں عاصیو او گنہگارو! اللہ دا شکر بجاؤ
بختاں دے ماریو رل کے اَج گیت خوشی دے گاؤ
محبوب دے صدقے رب نے رحمت دا مینہ ورسایہ

منگدا نئیں نیازیؔ شاہی نئیں منگدا ہور خزینہ
میں اپنی وچ حیاتی تک لاں اک وار مدینہ
اپنے محبوب دے صدقے کر پوری آس خدایا

دلوں کے گلشن مہک رہے ہیں یہ کیف کیوں آج آ رہے ہیں
کچھ ایسا محسوس ہو رہا ہے حضور تشریف لا رہے ہیں

نوازشوں پر نوازشیں ہیں عنایتوں پر عنایتیں ہیں
نبی کی نعتیں سنا سنا کر ہم اپنی قسمت جگا رہے ہیں

کہیں پہ رونق ہے میکشوں کی کہیں پہ محفل ہے دل جلوں کی
وہ کتنے خوش بخت ہیں جو اپنے نبی کی محفل سجا رہے ہیں

نہ پاس پی ہو تو سونا ساون وہ جس سے راضی وہی سہاگن
جنھوں نے پکڑا نبی کا دامن انہی کے گھر جگمگا رہے ہیں

کہاں کا منصب کہاں کی دولت قسم خدا کی یہ ہے حقیقت
جنہیں بلایا ہے مصطفیٰ نے وہی مدینے کو جا رہے ہیں

حبیب داور ، غریب پرور ، رسول اکرم کرم کے پیکر
کسی کو در پر بلا رہے ہیں کسی کے خوابوں میں آ رہے ہیں

میں اپنے خیرالوریٰ کے صدقے میں ان کی شان عطا کے صدقے
بھرا ہوا ہے عیبوں سے میرا دامن حضور پھر بھی نبھا رہے ہیں

بنے گا جانے کا پھر بہانہ کہے گا آ کر کوئی دیوانہ
چلو نیازیؔ تمہیں مدینے ، مدینے والے بلا رہے ہیں

اللہ دے حبیب دی محفل سجا لواں
آقا دیاں غلاماں وچ ناواں لکھا لواں
یاد نبی دے پھلاں تھیں گھر نوں سجا لواں
سوہنے دے اون جان دا رستہ بنا لواں
بن بن سوالی اوندے نیں جس در تے بادشاہ
میں وی اوہدے دوارے تے جھولی وچھا لواں
اے موت میری موت ذرا ہور ٹھہر جا
سوہنے دے عاشقاں نوں میں نعتاں سنا لواں
اپنا کرم تے میرے تے کر دے مرے خدا
جد چاہواں میں حضور دا دیدار پا لواں
سجدے کراں حضور دے منبر دے سامنے
نقش قدم حضور دا کعبہ بنا لواں
سمجھاں گا مینوں عشق دی معراج ہو گئی
اوہدی گلی دے کتیاں نوں سینے جے لا لواں
ہے فیصلہ ایہہ عقل دا نچناں حرام اے
کہندا اے عشق یار نو نچ کے منا لواں
رحمت مرے حضور دی واجاں پئی ماردی
آ جا گنہ گارا میں تینوں بچا لواں
مینوں نیازیؔ پھر نئیں رہنی کمی کوئی
خود نوں نبی دی گلیاں دا منگتا بنا لواں

ذکر کر سوہنے محبوب من ٹھار دا کملیا غم تیرے توں پرے رہن گے
کردا رہو توں سدا مصطفیٰ مصطفیٰ ایس ناں نال سینے ٹھرے رہن گے

پھل درودا ں دے سوہنے توں رہو واردا ، نام جپدا رہو نالے سرکار دا
بن کے منگتا رہویں اوسے دربار دا منگتیا تیرے کاسے بھرے رہن گے

ایہناں ساہواں دا کی اے وساہ دوستا ،مل کے بہہ جا مدینے دا راہ دوستا
اوہدیاں یاداں نوں جنہاں گل لالیا اوہ تے دوہیں جہاناں کھرے رہن گے

جھوٹھیاں توڑ کے سنگتاں ساریاں لا لے اللہ نبی نال توں یاریاں
کرلے پنجتن دے بیڑے تے سواریاں موجاں اچ وی ایہہ بیڑے ترے رہن گے

ایویں تھاں تھاں نیازیؔ توں رولا نہ پا ، کی پتہ عشق دے تینوں دستور دا
اوہدے قدماں اتے عاشقاں صادقاں اپنے سر دھر دتے تے دھرے رہن گے

اُچا سُچا سوچ دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب نال پیار ہوناں چاہی دا
سانوں یار غار نے ایہہ دسیا اے دوستو
سب کجھ سوہنے توں نثار ہونا چاہی دا
حضرت صدیق دے ایہہ دل دی تمنا سی
یار نال یار دا مزار ہوناں چاہی دا
ساڈے اتے ہو جان اللہ ایہہ عنایتاں
جیوندے جیوندے سوہنے دا دیدار ہوناں چاہی دا
جیہڑے تیرے نام دیاں محفلاں سجاوندے نیں
اوہناں بیلیاں دا بیڑا پار ہونا چاہی دا
نام لواں جدوں تیرا مرے من موہنیاں
بناں پیتے اکھاں چہ خمار ہونا چاہی دا
یاد کرو جیہڑے ویلے اپنے غلاماں نوں
ساڈا وی غلاماں چہ شمار ہونا چاہی دا
دم دم خیر منگے جیہڑا تیرے دم دی
دنیا چہ ایسا وی کوئی یار ہوناں چاہی دا
لباں تے نیازی ہون ساہ جدوں آخری
اوس ویلے سوہنے دا دیدار ہوناں چاہی دا

نئیں کوئی اوقات اوگن ہار دی
جیہو جئی وی ہاں میں ہاں سرکار دی
کیوں پھراں میں منگتیاں توں منگدی
میں تے منگتی ہاں خدا دے یار دی
اللہ دی سونہہ سانوں کوئی بھکھ نئیں
بھکھ ہے تے ہے تیرے دیدار دی
اونہاں نوں چنگی نئیں لگدی کوئی شے
جھلک ویکھی اے جنہاں سرکار دی
کوئی سن کے خوش نئیں ہندا نہ ہووے
گل کرنی ایں اساں تے یار دی
مہرباناں سوہنیاں من موہنیاں
ویکھ جا حالت کدے بیمار دی
اوہنوں نئیں اوندی کسے شے دی کمی
جو رووے تن من نبی توں وار دی
جو ملی عزت نیازؔی جگ تے
مہربانی ہے ایہہ سب سرکار دی

☆۔ ریاض الدین سہروردی

یارب تیرے محبوب کا جلوہ نظر آئے
اس نور مجسم کا سراپا نظر آئے

اے کاش کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے
ہوں جس کی غلامی میں وہ آقا نظر آئے

تاحشر میری قبر میں ہوجائے اجالا
مرقد میں جو ان کا رخ زیبا نظر آئے

جس در کا بنایا ہے گدا مجھ کو الٰہی
اس در پہ کبھی کاش یہ منگتا نظر آئے

آؤ کہ شمع نعتوں کی ہر سمت جلائیں
ہر گوشہ ہستی میں اجالا نظر آئے

روشن رہیں آنکھیں یہ مری بعد فنا بھی
گر وقت نزع وہ شہ والا نظر آئے

کعبہ اے ریاضؔ اس کو بنا لوں گا میں دل کا
گر نقش قدم مجھ کو نبی کا نظر آئے

اے عشقِ نبی میرے دل میں بھی سما جانا
مجھ کو بھی محمد کا دیوانہ بنا جانا

جو رنگ کہ جامی پر رومی پر چڑھایا تھا
اس رنگ کی کچھ رنگت مجھ پر بھی چڑھا جانا

قدرت کی نگاہیں بھی جس چہرے کو تکتی تھیں
اس چہرۂ انور کا دیدار کرا جانا

جس خواب میں ہو جائے دیدار نبی حاصل
اے عشق کبھی مجھ کو نیند ایسی سلا جانا

دیدار محمد کی حسرت تو رہے باقی
جز اس کے ہر اک حسرت اس دل سے مٹا جانا

دنیا سے ریاضؔ ہو جب عقبٰی کی طرف جانا
داغِ غمِ احمد سے سینے کو سجا جانا

☆۔ حضرت بیدم وارثی

میرا دل اور میری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

بھر دے بھر دے میرے داتا میری جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سرو سامان مدینے والے

کل کے مطلوب کا محبوب ہے معشوق ہے تو
اللہ اللہ رے تیری شان مدینے والے

آڑے آتی ہے تیری ذات ہر اک دکھیا کے
میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین
پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے

تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں
میرے آقا ، میرے سلطان مدینے والے

سگِ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدمؔ
یہی رکھیں میری پہچان مدینے والے

میں تو خود اُن کے در کا گدا ہوں اپنے آقا کو میں نذر کیا دوں
اب تو آنکھوں میں بھی کچھ نہیں ہے ورنہ قدموں میں آنکھیں بچھا دوں

آنے والی ہے اُن کی سواری پھول نعتوں کے گھر گھر سجا دوں
میرے گھر میں اندھیرا بہت ہے اپنی پلکوں پہ شمعیں جلا دوں

میری جھولی میں کچھ بھی نہیں ہے میرا سرمایہ ہے تو یہی ہے
اپنی آنکھوں کی چاندی بہا دوں اپنے ماتھے کا سونا لٹا دوں

میرے آنسو بہت قیمتی ہیں ان سے وابستہ ہیں اُن کی یادیں
ان کی منزل ہے خاک مدینہ یہ گوہر یوں ہی کیسے لٹا دوں

قافلے جا رہے ہیں مدینے اور حسرت سے میں تک رہا ہوں
یا لپٹ جاؤں قدموں سے اُن کے یا قضا کو میں اپنی صدا دوں

میں فقط آپ کو جانتا ہوں اور اسی در کو پہچانتا ہوں
اس اندھیرے میں کس کو پکاروں ، آپ فرمائیں کس کو صدا دوں؟

میری بخشش کا ساماں یہی ہے اور دل کا بھی ارماں یہی ہے
ایک دن اُن کی خدمت میں جا کر اُن کی نعتیں اُنہی کو سنا دوں

بے نگاہی پہ میری نہ جائیں دیدہ ور میرے نزدیک آئیں
میں یہیں سے مدینہ دکھا دوں ، دیکھنے کا سلیقہ بتا دوں

عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسولؐ
کہاں کہاں لیے پھرتی ہے جستجوئے رسولؐ

بلائیں لوں تری اے جذب شوق صلِ علےٰ
کہ آج دامن دل کھینچ رہا ہے سوئے رسولؐ

تلاش نقش کف پائے ِ مصطفےٰ کی قسم
چنے ہیں آنکھوں سے ذرات خاک کوئے رسولؐ

پھر اُن کے نشہ ٔ عرفان کا پوچھنا کیا ہے
جو پی چکے ہیں ازل میں مئے سبوئے رسولؐ

عجب تماشا ہو میدان ِ حشر میں بیدم
کہ سب ہو پیش ِ خدا اور میں روبروئے رسولؐ

☆۔ حفیظ جالندھری

سلام اے آمنہ کے لال ، اے محبوب سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی
سلام اے ظل رحمانی سلام اے نور یزدانی
ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوح پیشانی
ترے آنے سے رونق آ گئی گلزار ہستی میں
شریک حال قسمت ہو گیا پھر فضل ربانی
تری صورت تری سیرت ، ترا نقشہ ترا جلوہ
تبسم ، گفتگو ، بندہ نوازی ، خندہ پیشانی
زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی
زمیں کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے
ترے پرتو سے مل جائے ہر اک ذرے کو تابانی
حفیظؔ بے نوا بھی ہے گدائے کوچہ الفت
عقیدت کی جبیں تیری مروت سے ہے نورانی
ترا در ہو مرا سر ہو ، مرا دل ہو ترا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی
سلام اے آتشیں زنجیر باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

☆۔ مولانا ظفر علی خان

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہی تو ہو

پھوٹا جو سینۂ شبِ تار الست سے
اس نور اولیں کا اجالا تمہی تو ہو

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایت اولیٰ تمہی تو ہو

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
وہ رہ نوردِ جادۂ اسریٰ تمہی تو ہو

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاجدارِ یثرب و بطحا تمہی تو ہو

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

رحمت کی گھٹائیں پھیل گئی افلاک کے گنبد گنبد پر
وحدت کی تجلی کوند گئی آفاق کے سینا زاروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکان فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

ہم حق کے علمبرداروں کا ہے اب بھی نرالا ٹھاٹھ وہی
بادل کی گرج تکبیروں میں بجلی کی تڑپ تلوارو میں

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی ابو بکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبیؐ کچھ فرق نہیں اِن چاروں میں

☆۔ مسرور کیفی

مت پوچھیئے کہ کیا ہے سرکار کی گلی میں
اک جشن سا بپا ہے سرکار کی گلی میں

لطف و عطا کی اس پر برسات ہو گئی ہے
جو شخص آ گیا ہے سرکار کی گلی میں

آنے کو آ گئے ہیں گھر پر ضرور لیکن
دل اپنا رہ گیا ہے سرکار کی گلی میں

ہر غم کا ہے مداوا آب و ہوا میں اُس کی
ہر درد کی دوا ہے سرکار کی گلی میں

جلوؤں کو ڈھونڈنے جو گھر سے چلا تھا اپنے
اب خود کو ڈھونڈتا ہے سرکار کی گلی میں

کس کس کو میں بتاؤں خود جا کے کوئی دیکھے
جنت کا در کھلا ہے سرکار کی گلی میں

جس کی تجلیوں سے سارا جہاں منور
مسرورؔ وہ ضیاء ہے سرکار کی گلی میں

☆۔ صائم چشتی

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے
چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں کون جلوہ نما آج کی رات ہے
عرش پر دھوم ہے فرش پر دھوم ہے، ہے وہ بدبخت جو آج محروم ہے
پھر یہ آئے گی شب کس کو معلوم ہے، ہم پہ لطفِ خدا آج کی رات ہے
مومنو آج گنجِ سخا لوٹ لو ، لوٹ اے مریضو شفاء لوٹ لو
عاصیو رحمتِ مصطفٰے لوٹ لو ، بابِ رحمت کھلا آج کی رات ہے
مانگ لو مانگ لو چشمِ تر مانگ لو ، دردِ دل اور حسنِ نظر مانگ لو
کملی والے کی نگری میں گھر مانگ لو مانگنے کا مزا آج کی رات ہے
اس طرف نور ہے اُس طرف نور ہے سارا عالم مسرت سے مخمور ہے
جس کو دیکھو وہی آج مسرور ہے مہک اٹھی فضاء آج کی رات ہے
وقت لائے خدا سب مدینے چلیں لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں
سب کے منزل کی جانب سفینے چلیں، میری صائمؔ دعا آج کی رات ہے

_~``~_☆_~``~_☆_~``~_☆_~``~_

یا محمد محمد میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعتِ نبی بن گئی

جو بھی آنسو بہے میرے محبوب کے سب کے سب ابر رحمت کے چھینٹے بنے
ہو گئی رات جب زلف لہرا گئی جب تبسم کیا چاندنی بن گئی

کون ہے جو طلبگار جنت نہیں یہ بھی تسلیم جنت ہے باغِ حسیں
حسن جنت کو جب بھی سمیٹا گیا مصطفےٰ کے نگر کی گلی بن گئی

جب چھڑا تذکرہ حسنِ محبوب کا والضحیٰ پڑھ لیا والقمر کہہ دیا
آیتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی نعت بھی بن گئی بات بھی بن گئی

سب سے صائمؔ زمانے میں مجبور تھا سب سے بے بس تھا بے کس تھا رنجور تھا
میری حالت پہ ان کو رحم آ گیا میری عظمت مری بے کسی بن گئی

_~``~_☆_~``~_☆_~``~_☆_~``~_

محمد مصطفےٰ آئے بہاروں پر بہار آئی
زمیں کو چومنے جنت کی خوشبو بار بار آئی

جناب آمنہ کا چاند جب چمکا زمانے میں
قمر کی چاندنی قدموں پہ ہونے کو نثار آئی

حلیمہؓ ! دو جہاں قربان ہوں تیرے مقدر پر
ترے کچے سے گھر میں رحمتِ پروردگار آئی

جبھی تو ہے مہک اٹھی یہ عالم کی فضا ساری
ہے گیسو چوم کر اُن کے نسیم خوشگوار آئی

بڑی مایوس تھی دائی حلیمہ جب گئی مکے
مگر آئی تو لے کر دو جہاں کا تاجدار آئی
وہ آئے تو منادی ہوگئی صائمؔ زمانے میں
بہار آئی، بہار آئی، بہار آئی، بہار آئی

_ـ~ــ~ـ_☆_ـ~ــ~ـ_☆_ـ~ــ~ـ_☆_ـ~ــ~ـ_

طیبہ کی ہے یاد آئی اب اشک بہانے دو
محبوب نے آنا ہے راہوں کو سجانے دو
مشکل ہو اگر میرا طیبہ میں ابھی جانا
اے بادِ صبا میری آہوں کو تو جانے دو
میں تیری زیارت کے قابل تو نہیں مانا
یادوں کو شہا اپنی خوابوں میں تو آنے دو
اشکوں کی لڑی کوئی اب ٹوٹنے مت دینا
آقا کے لیے مجھ کو کچھ ہار بنانے دو
جو چاہو سزا دینا محبوب کے دربانو!
اک بار تو جالی کو سینے سے لگانے دو
محبوب کے قابل یہ الفاظ کہاں صائمؔ
اشکوں کی زبانی ہی اک نعت سنانے دو

☆۔ سید ناصر حسین شاہ چشتی

اَج آمنہؓ دے چن دی تشریف آوری اے
ہونا جدے طفیلوں سب مجرماں بری اے

فرمایا ذاتِ باری میرے موموناں تے دان اے
اللہ نے بخش کیتا محبوب عالیشان اے
میں کیوں نہ آکھاں مولا تیری بندہ پروری اے

صدیقؓ تے عمرؓ نوں گل نال لان والا
عثمانؓ تے علیؓ نوں اپنا بنان والا
حبشیؓ نوں سد کے رنگیا دل بَر دی دلبری اے

سارے نبی خدا توں منگدے گئے دعائیں
یا رب اساں نوں امتی محبوب دا بنائیں
اللہ نے تینوں بخشی کیہو جئی پیغمبری اے

خوشبو دے نال سارا مہکے پیا مدینہ
عطراں دے نالوں افضل جدے جسم دا پسینہ
ایسی مہک نہ دیوے چمبا تے عنبریں اے

میں کیوں نہ آکھاں یاروشاناں والے دا شان
امت پئی آکھدی اے سوہنے دا نعت خوان اے
ناصرؔ دے واسطے ایہہ تاجِ سکندری اے

ہمیں اپنا وہ کہتے ہیں محبت ہو تو ایسی ہو
ہمیں رکھتے ہیں نظروں میں عنایت ہو تو ایسی ہو
وہ پتھر مارنے والے کو دیتے ہیں دعا اکثر
کوئی لاؤ مثال ایسی شرافت ہو تو ایسی ہو
اشارہ جب وہ فرمائیں تو پتھر بول اٹھتے ہیں
نبوت ہو تو ایسی ہو رسالت ہو تو ایسی ہو
وہاں مجرم کو ملتی ہیں پنائیں بھی جزائیں بھی
مدینے میں جو لگتی ہے عدالت ہو تو ایسی ہو
بنا دیتے ہیں سائل کو سکندر وہ زمانے کا
کریمی ہو تو ایسی ہو سخاوت ہو تو ایسی ہو
نماز عصر کو قربان کر کے اُن کی ہستی پر
علیؓ نے یہ بتایا ہے عبادت ہو تو ایسی ہو
حسین ابن علیؓ نے کربلا میں یہ کیا ثابت
رہے جاری جو نیزے پر تلاوت ہو تو ایسی ہو
محمدؐ کی ولادت پر ہوئے سب کو عطا بیٹے
اِسے میلاد کہتے ہیں ولادت ہو تو ایسی ہو
زمین و آسماں والے بھی آتے ہیں غلامانہ
حقیقت ہے یہی ناصرؔ حکومت ہو تو ایسی ہو

عشقِ محبوب میں جو جاں سے گذر جاتے ہیں
یہ حقیقت ہے کہ وہ لوگ سنور جاتے ہیں
یہ نہ سوچو کہ وہ آئیں گے تو ٹھہریں گے کہاں
وہ تو خوشبو کی طرح ہر دل میں اتر جاتے ہیں
لامکاں پہ بھی گئے ایک ہی پل میں آقا
ان کے قدموں میں سمٹ سارے سفر جاتے ہیں
ذرے دیتے ہیں سلاموں کی صدائیں اکثر
جن گلی کوچوں سے سرکار گزر جاتے ہیں
بخششیں دینے کو آتی ہیں مبارک اس کو
جانِ عالم کے قدم جس جس کے بھی گھر جاتے ہیں
گھر سجا کے یہ کہا حضرت انصاری نے
دیکھ لیتے ہیں کہ سرکار کدھر جاتے ہیں
نام لیتا ہو محافل میں جو اُن کا ناصرؔ
چار سو آپ کے انوار بکھر جاتے ہیں

☆۔ ڈاکٹر ظفر اقبال نوری

ہوا جو اُس کا ظہور قدسی

زمانہ جھوما ، زمین جھومی

ہوائیں مہکیں ، گھٹائیں برسیں ، فضائیں چمکیں

گلوں پہ رنگ شباب آیا

روش روش پہ نکھار آیا

نگار فطرت کے ذرے ذرے کو نور فطرت نے جگمگایا

پھر ایسے نور وسرور رحمت کے جگمگوں میں وہ نور آیا

یہ اُس کے آنے کی برکتیں تھیں

کہ آگ جلتی ہزار برسوں کی بجھ گئی تھی

وہ قصر شاہاں کے محل اونچے بھی تھرتھرائے تھے، گر گئے تھے

یہ اُس کے آنے کی ہیبتیں تھیں

کہ بت بھی سجدوں میں جا پڑے تھے

وہ ایسا دریتیم آیا

کہ اُس نے آ کر بے نواؤں کے

سب یتیموں کے سروں پہ شفقت کا ہاتھ رکھ کر

جہاں میں اُن کا شرف بڑھایا

وہ ایسا ہادی کریم آیا

کہ اُس نے آ کر

نفرتوں کے عداوتوں کے ببول چن کر محبتوں کا چمن بسایا

وہ ایسا محسن عظیم آیا

کہ اُس نے آ کر

ستم گروں کے ستم مٹا کر، مہر و الفت کے گل سجا کر

آدمیت کو تازگی دی

وہ ایسا عادل عدیل آیا

کہ اُس نے آ کر برابری کے چلن سکھا کر، تمیز خورد و کلاں مٹا کر

وہ بندگی کو عروج بخشا

کہ خواجگی کو بھی رشک آیا

وہ ایسا رہبر حلیم آیا

کہ اُس نے آ کر

منافقت کے مغائرت کا دلوں سے یکسر نشاں مٹایا

ستم شعاروں کو دیں دعائیں

تو دشمنوں پر بھی رحم کھا کر معاف کر کے گلے لگایا

وہی ہے انسانیت کا محسن

وہی ہے سب کا عظیم رہبر

وہی ہے سب کا کریم آقا

عظیم آقا! کریم آقا

رؤف آقا! رحیم آقا

درود لاکھوں سلام اُس پر

سلام لاکھوں درود اُس پر

O

کریم آقا! عظیم آقا!
رؤف آقا! رحیم آقا!
ترے فقیروں کی خیر آقا! ترے گداؤں کی خیر آقا!

جو دب رہی ہیں جو بجھ رہی ہیں
اب ان صداؤں کی خیر آقا!
تری نمازوں کی خیر آقا ، تری اذانوں کی خیر آقا

جو مٹ رہے ہیں، سمٹ رہے ہیں
اب ان ترانوں کی خیر آقا
شہید کرب و بلا کا صدقہ
حنین و بدر و اُحد کے سارے
وفا شعاروں کی وفا کا صدقہ
اب ارض کشمیر و بوسنیا سے
ستم کی گھری یہ رات بیتے
یوں جبر ٹوٹے، یوں کفر بھاگے
کہ اہل حق کی سپاہ جیتے

کریم آقا! عظیم آقا!
رؤف آقا! رحیم آقا!

ربیع الاول کے زندہ لمحوں کو حکم دیجئے
کہ ارض کشمیر و بوسنیا پر
نئی رتوں میں نئی پھبن سے
نئی دھنک سے نئی مہک سے

روشن روش پر بہار برسے

ربیع الاول کرم کی برکھا

رحمتوں کی پھوار برسے

عظیم آقا! کریم آقا!

رؤف آقا! رحیم آقا!

درود تجھ پر سلام آقا!

سلام تجھ پر درود آقا!

_-~``~-_☆_-~``~-_☆_-~``~-_☆_-~``~-_

سانسیں پڑھیں سلام پڑھیں دھڑکنیں درود

حاصل مجھے وہ لذتِ عشقِ رسول ﷺ ہو

بن جائے کیوں نہ قبلہ اھل نظر وہ دل

جس دل پہ تیرے مصحف رخ کا نزول ہو

مجھ کو تمہاری یاد ہو خوشیوں کی چاندنی

غم کی سیاہ رات میں جب دل ملول ہو

دن رات معصیت میں گزاری ہے زندگی

آقا سہارا دیجئے اب کے نہ بھول ہو

دامن میں اس فقیر کے نقد عمل کہاں

اک آرزو ہے آپ کی اللہ قبول ہو

☆۔ بہزاد لکھنوی

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے
مقدر بنائیں یہ جی چاہتا ہے

مدینے کے آقا دو عالم کے مولا
تیرے پاس آئیں یہ جی چاہتا ہے

جہاں دو عالم ہیں محو تمنا
وہاں سر جھکائیں یہ جی چاہتا ہے

محمد ﷺ کی باتیں، محمد ﷺ کی سیرت
سنیں اور سنائیں یہ جی چاہتا ہے

پہنچ جائیں بہزاد جب ہم مدینے
تو خود کو نہ پائیں یہ جی چاہتا ہے

☆۔ علیم الدین علیم

منگتوں کو سلطان بنایا میرے کملی والے نے
جب اپنا دربار سجایا میرے کملی والے نے

جس پر اپنا رنگ چڑھایا میرے کملی والے نے
داتا فرید اور خواجہ بنایا میرے کملی والے نے

جس کو حقارت سے دنیا نے دیکھا اور منہ پھیر لیا
اس کو بھی سینے سے لگایا میرے کملی والے نے

مال و زر کی بات نہیں ہے یہ تو کرم کی باتیں ہیں
جس کو چاہا در پہ بلایا میرے کملی والے نے

جتنا خرچ میں کرتا جاؤں اتنا بڑھتا جائے ہے
بخش دیا ایسا سرمایا میرے کملی والے نے

☆۔ مفتی احمد یار خاں

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے عرش کے چاند آ رہے ہیں
جھلک سے جن کی فلک ہے روشن وہ شمس تشریف لا رہے ہیں

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

شب ولادت میں سب مسلماں نہ کیوں کریں جان و مال قرباں
ابولہب جیسے سخت کافر خوشی میں جب فیض پا رہے ہیں

زمانے بھر میں یہ قاعدہ ہے کہ جس کا کھانا اُس کا گانا
تو نعمتیں جن کی کھا رہے ہیں انہی کے ہم گیت گا رہے ہیں

میں تیرے صدقے زمین طیبہ، فدا نہ کیوں تجھ پہ ہو زمانہ
کہ جن کی خاطر بنا زمانہ وہ تجھ میں آرام پا رہے ہیں

جو قبر میں اپنی اُن کو پاؤں، پکڑ کے دامن مچل ہی جاؤں
جو دل میں رہ کے چھپے تھے مجھ سے، وہ آج جلوہ دکھا رہے ہیں

☆۔ شکیل بدایونی

نہ کلیم کا تصور نہ خیال طور سینا
میری آرزو محمد ﷺ میری جستجو مدینہ

میں گدائے مصطفےٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو
مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آ گیا پسینہ

مجھے دشمنو نہ چھیڑو میرا ہے جہاں میں کوئی
میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ

میں مریض مصطفےٰ ہوں مجھے چھیڑو نہ طبیبو
میری زندگی جو چاہو مجھے لے چلو مدینہ

میرے ڈوبنے میں باقی نہ کوئی کسر رہی تھی
کہا ''المدد محمد ﷺ'' تو ابھر گیا سفینہ

سوا اس کے میرے دل میں کوئی آرزو نہیں ہے
مجھے موت بھی جو آئے تو ہو سامنے مدینہ

کبھی اے شکیلؔ دل سے نہ مٹے خیال احمد
اسی آرزو میں مرنا اسی آرزو میں جینا

☆۔ ادیب رائے پوری

آج اشک میرے نعت سنائیں تو عجب کیا
سن کر وہ مجھے پاس بلائیں تو عجب کیا

دیدار کے قابل تو کہاں میری نظر ہے
لیکن وہ کبھی خواب میں آئیں تو عجب کیا

ان پر تو گناہ گار کا سب حال کھلا ہے
اس پر بھی دامن میں چھپائیں تو عجب کیا

حاصل جنہیں آقا کی غلامی کا شرف ہو
ٹھوکر سے وہ مردوں کو جگائیں تو عجب کیا

منہ ڈھانپ کے رکھنا کہ گنہگار بہت ہوں
میت کو میری دیکھنے آئیں تو عجب کیا

وہ حسن دو عالم ہے ادیب ان کے کرم سے
صحرا میں اگر پھول کھلائیں تو عجب کیا

☆۔ کوثر القادری

جتنا دیا سرکار ﷺ نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے اُن کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں

تو بھی وہیں پر آ جس در پہ سب کی بگڑی بنتی ہے
اک تیری تقدیر بنانا ان کے لیے کچھ بات نہیں

جو منکر ہے ان کی عطا کا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں

عشق شہ بطحا سے پہلے مفلس و خستہ حال تھا میں
نام محمد کے میں قرباں اب وہ میرے حالات نہیں

ذکر نبی میں جو دن گزرے وہ دن سب سے بہتر ہے
ذکر نبی میں رات جو گزرے اس سے بہتر رات نہیں

غور تو کر سرکار کی تجھ پہ کتنی خاص عنایت ہے
کوثؔر تو ہے ان کا ثناخواں یہ معمولی بات نہیں

☆۔ نصیرالدین گولڑوی

اب تنگیٔ داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ
ہیں آج وہ مائل بہ عطا اور بھی کچھ مانگ

سرکار کا در ہے درِ شاہاں تو نہیں ہے
جو مانگ لیا ، مانگ لیا اور بھی کچھ مانگ

جن لوگوں کو یہ شک ہے کرم ان کا ہے محدود
اُن لوگوں کی باتوں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ

اُس در پہ یہ انجام ہوا حُسنِ طلب کا
جھولی میری بھر بھر کے کہا اور بھی کچھ مانگ

سلطانِ مدینہ کی زیارت کی دعا کر
جنت کی طلب چیز ہے کیا اور بھی کچھ مانگ

دے سکتے ہیں کیا کچھ کہ وہ کچھ دے نہیں سکتے
یہ بحث نہ کر ہوش میں آ اور بھی کچھ مانگ

پہنچا ہے جو اس در پر تو رہ رہ کے نصیر آج
آواز پہ آواز لگا اور بھی کچھ مانگ

☆۔ حامد لکھنوی

حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفیٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے

زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

یہ دربارِ محمد ہے یہاں ملتا ہے بے مانگے
ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

یہ ہے دربار آقا کا یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

جگہ پائی ہے قسمت سے جنہوں نے کوئے طیبہ میں
وہ چہرے چاند تاروں سے بھی شرمایا نہیں کرتے

جو ان کے دامن رحمت سے وابستہ ہیں اے حامدؔ
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

☆۔ حافظ محمد حسین حافظ

در تے کھڑا غلام بڑی دیر ہو گئی
بھر دو میرا وی جام بڑی دیر ہو گئی

پی پی کے سارے ٹر گئے میخوار ساقیا
آیا نئیں میرا نام بڑی دیر ہو گئی

دو گھٹ پلا دے سانوں وی اکھیاں دے جام چوں
بیٹھے آں تشنہ کام بڑی دیر ہوگئی

دو مٹھڑے مٹھڑے بول ذرا بول سوہنیا
سُنیا تیرا کلام بڑی دیر ہوگئی

ساڈے جیاں غریباں نوں در تے بلان لئی
ہو جائے اذن عام بڑی دیر ہوگئی

چھوٹی جئی آرزو ایہہ حافظؔ غلام دی
من لو میرا سلام بڑی دیر ہوگئی

☆۔ محمد اکرم دردی

ایتھے دل نئیں لگدا یار چلیئے شہر مدینے نوں
کریے روضے دا دیدار چلیئے شہر مدینے نوں

تیرے شہر مدینے آواں ، سبز گنبد نوں ویکھی جاواں
بھانویں مل جاون دن چار چلیئے شہر مدینے نوں

سرمے پاکے مانگ سجا کے،سوہنے سوہنے کپڑے پاکے
نالے کر کے ہار سنگھار چلیئے شہر مدینے نوں

سوہنا مٹھڑا یار منایئے ،دل دیاں ساریاں ریجاں لایئے
دیئے قدماں توں جند وار چلیئے شہر مدینے نوں

گل وچ عشق دی مالا پا کے دل وچ یار دا نقش جما کے
سارے ہو جاؤ تیار چلیئے شہر مدینے نوں

دردؔی جے سرکار بلاون روضے پاک دا دیدار کراون
کریے شکر خدا دا یار چلیئے شہر مدینے نوں

جی کردا مدینے دیا سائیاں مدینے دیاں ہون گلیاں
کاسہ پھڑ کے کراں میں گدائیاں مدینے دیاں ہون گلیاں

آواں کول کرو منظوری اوتھے زندگی ہو جائے پوری
فیر پین کدی نہ جدائیاں مدینے دیاں ہون گلیاں

کم کراں نال میں شوقاں گلیاں ہنجواں نال ترونکاں
کراں پلکاں دے نال صفائیاں مدینے دیاں ہون گلیاں

ماہی دی رہ جائے نظر سولی عشق ماہی وچ ہو جاواں جھلی
اوتھے پھراں میں وانگ سودائیاں مدینے دیاں ہون گلیاں

یار طبیبو دور ہٹ جاؤ نبض میری نوں نہ ہتھ لاؤ
مکھ یار دا اے ساڈیاں دوائیاں مدینے دیاں ہون گلیاں

کل عالم توں چنگیاں گلیاں جتھے مدنی نے لایاں تلیاں
جنہاں دیاں رب قسماں نے چائیاں مدینے دیاں ہون گلیاں

دور آقا توں دوریاں ہوون دردی آساں پوریاں ہوون
کراں شکر تے ونڈاں میں مٹھائیاں مدینے دیاں ہون گلیاں

نیک عمل تے مان ہے نیکو کاراں نوں
سرکار دا بوہا کافی اوگن ہاراں نوں
ایسیاں لگیاں مرضاں سمجھاں اوندیاں نئیں
مٹھّیاں مٹھّیاں پیڑاں درداں جاندیاں نئیں
چھڈ طبیبا نبض نہ چھیڑ بیماراں نوں
کلی پاک حلیمہ دی سی ککھاں دی
قدم رکھیا سرکار تے ہو گئی لکھاں دی
اَگ لاواں میں اینہاں محل چوباراں نوں
جد حشر وچ حکم خدا دا ہووے گا
ہر کوئی بیلی بیلی لبھدا ہووے گا
کملی والے لبھنا اساں گنہگاراں نوں
جد سرکار دے شہر مدینے جاواں گا
جالی پاک نوں رَج رَج سینے لاواں گا
منتاں لکھ لکھ کرساں پہرے داراں نوں
در در جاون والے دھکے کھاندے نیں
بے قدرے نیں کِدروں فیض نہ پاندے نیں
دردیؔ توں سمجھا لے اپنیاں یاراں نوں

☆۔ جمیل نقوی

میری جانب بھی ہو اک نگاہِ کرم اے شفیع الوریٰ خاتم الانبیاء
آپ نورِ ازل آپ شمع حرم آپ شمس الضحےٰ خاتم الانبیاء
اے جمیل الشیم اے امام الامم آپ ہیں صاحب جودو ابر کرم
ہستیِ مغتنم ، قبلہ محترم ، اے رسول خدا ، خاتم الانبیاء
اے فصیح البیاں ، اے بلیغ اللساں ، اے وحید الزماں ماورائے گماں
آپ کا نور ہے از کراں تا کراں ، شاہد کبریا ، خام الانبیاء
مرسل مرسلاں ، سرورِ عرشیاں ، ہادئ انس و جاں ،مقبل ِ مقبلاں
آپ کی ذات ہے باعثِ کن فکاں ، راز ارض وسماء خاتم الانبیاء
آپ فخر عجم ، آپ شان ِ عرب ، آپ فضل اتم ، آپ فیضان رب
سرور ِ ذی حشم ، شاہ والا نسب ، مرتضیٰ ، مجتبیٰ ، خاتم الانبیاء
آپ ہیں وجہ تخلیق کون ومکاں ، آپ کے دم سے ہیں یہ زمین وزماں
آپ ہیں بے نشانی کا بیّن نشاں ، اے شہ دوسرا ، خاتم الانبیاء
آپ کے سر پہ لولاک کا تاج ہے ، آپ ہی کو فقط فخر معراج ہے
آپ کے ہاتھ اسلام کی لاج ہے ، یا نبی مصطفےٰ خاتم الانبیاء
آپ نو رالہدیٰ ، کنزِ خلق و ادب ، آپ نطق خدا ، آپ اُمی لقب
ہے جمیل آپ کے در کا ادنیٰ گدا ، بحر جود وسخا خاتم الانبیاء

☆۔ نورالحسن

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جا کر حلیمہ مرے گھر میں خیر الوریٰ آ گئے ہیں
بڑے اوج پر ہے مرا اب مقدر، مرے گھر حبیبِ خدا آ گئے ہیں

اٹھی چار سو رحمتوں کی گھٹائیں ، معطر معطر ہیں ساری فضائیں
خوشی میں یہ جبریل نغمے سنائیں وہ شافع روز جزا آ گئے ہیں

یہ ظلمت سے کہہ دو کہ ڈیرے اٹھا لے کہ ہیں ہر طرف اب اجالے اجالے
کہا جن کو حق نے سراج منیرا مرے گھر وہ نورِ خدا آ گئے ہیں

مقرب میں بے شک خلیل ونجی بھی ، بڑی شان والے کلیم و مسیح بھی
لیے عرش نے جن کے قدموں کے بوسے، وہ امی لقب مصطفےٰ آ گئے ہیں

یہ سن کر سخی آپ کا آستانہ ہے دامن پسارے ہوئے سب زمانہ
نواسوں کا صدقہ نگاہ کرم ہو ترے در پہ تیرے گدا آ گئے ہیں

نکیرین جب میری تربت میں آ کر کہیں گے زیارت کا مژدہ سنا کر
اٹھو بہر تعظیم نورالحسنؔ اب لحد میں رسولِ خدا آ گئے ہیں

☆۔ احمد ندیم قاسمی

اس قدر کون محبت کا صلہ دیتا ہے
اس کا بندہ ہوں جو بندے کو خدا دیتا ہے
جب اترتی ہے مری روح میں عظمت اُس کی
مجھ کو مسجود ملائک کا بنا دیتا ہے
رہنمائی کے یہ تیور ہیں کہ مجھ میں بس کر
وہ مجھے میرے ہی جوہر کا پتا دیتا ہے
اُس کے ارشاد سے مجھ پہ مرے اسرار کھلے
کہ وہ ہر لفظ میں آئینہ دکھا دیتا ہے
ظلمتِ دہر میں جب بھی میں پکاروں اُس کو
وہ مرے قلب کی قندیل جلا دیتا ہے
وہی نمٹے گا مری فکر کے سناٹوں سے
بتکدوں کو جو اذانوں سے بسا دیتا ہے
وہی سرسبز کرے گا مرے ویرانوں کو
آندھیوں کو بھی جو کردارِ صبا دیتا ہے
فن کی تخلیق کے لمحوں میں تصور اُس کا
روشنی میرے خیالوں میں ملا دیتا ہے
قصر و ایواں سے گزر جاتا ہے چپ چاپ ندیمؔ
درِ محمد ﷺ کا جب آئے تو صدا دیتا ہے

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

دستگیری میری تنہائی میں تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں کہ جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

میں تجھے عالمِ اشیاء میں بھی پا لیتا ہوں
لوگ کہتے ہیں کہ ہے عالمِ بالا تیرا

کچھ نہیں سوجھتا جب پیاس کی شدت سے مجھے
چھلک اٹھتا ہے میری روح میں مینا تیرا

مری آنکھوں سے جو ڈھونڈیں تجھے ہر سو دیکھیں
صرف خلوت میں جو کرتے ہیں نظارا تیرا

☆۔ سکندر لکھنوی

میرے دل میں ہے یادِ محمد میرے ہونٹوں پہ ذکرِ مدینہ
تاجدارِ حرم کے کرم سے آ گیا زندگی میں قرینہ

ان کی چشمِ کرم کی عطا ہے میرے سینے میں اُن کی ضیاء ہے
یادِ سلطان طیبہ کے صدقے میرا سینہ ہے مثلِ گنجینہ

میں غلامِ غلامانِ احمد میں سگِ آستانِ محمد
قابلِ فخر ہے موت میری قابلِ رشک ہے میرا جینا

ہر خطا پر مری چشم پوشی ، ہر طلب پر عطاؤں کی بارش
مجھ گناہ گار پر کس قدر ہیں مہرباں تاجدارِ مدینہ

مجھ کو طوفاں کی موجوں کا کیا ڈر یہ بدل جائیں گی رخ بدل کر
ناخدا ہیں مرے جب محمد کیسے ڈوبے گا میرا سفینہ

دل شکستہ ہے میرا تو کیا غم اس میں رہتے ہیں شاہِ دو عالم
جب سے مہماں ہوئے ہیں وہ دل میں دل مرا بن گیا ہے مدینہ

دولتِ عشق سے دل غنی ہے میری قسمت ہے رشکِ سکندؔر
مدحتِ مصطفٰے کی بدولت مل گیا ہے مجھے یہ خزینہ

فضل ربِ العلیٰ اور کیا چاہیے
مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیے

دامنِ مصطفیٰ جس کے ہاتھوں میں ہو
اُس کو روزِ جزا اور کیا چاہیے

گنبدِ سبز خوابوں میں آنے لگا
حاضری کا صلہ اور کیا چاہیے

بھیک کے ساتھ ہی ان کے دربار سے
مل رہی ہے دعا اور کیا چاہیے

یہ جبیں اور ریاض الجنہ کی زمیں
اب قضا کے سوا اور کیا چاہیے

ہے سکندرؔ ثناء خوان شاہ امم
عزت و مرتبہ اور کیا چاہیے

☆۔ اقبال عظیم

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ
چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ
کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ
بصارت کھوگئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ میں نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ
مدینہ جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ
غلامان محمد اس طرح آئیں گے محشر میں
سر شوریدہ شوریدہ دل گرویدہ گرویدہ
وہی اقبال جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراق طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود انہیں کو پکاریں گے ہم دور سے راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا بندگی کا قرینہ بدل جائے گا
سر جھکانے کی فرصت ملے گی کسے خود ہی آنکھوں سے سجدے ٹپک جائیں گے

ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے
ہم وہاں جا کے واپس نہیں آئینگے ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے

نام ان کا جہاں بھی لیا جائے گا ذکر ان کا جہاں بھی کیا جائے گا
نور ہی نور سینوں میں بھر جائے گا ساری محفل میں جلوے لپک جائیں گے

اے مدینے کے زائر خدا کے لئے داستان سفر مجھ کو یوں مت سنا
دل تڑپ جائے گا بات بڑھ جائے گی میرے محتاط آنسو چھلک جائیں گے

ان کی چشم کرم کو ہے اس کی خبر کس مسافر کو ہے کتنا شوق سفر
ہم کو اقبال جب بھی اجازت ملی ہم بھی آقا کے دربار تک جائیں گے

بسا ہوا ہے نبی کا دیار آنکھوں میں
سجائے بیٹھا ہوں اِک جلوہ زار آنکھوں میں

دیارِ پاک کا ہر منظرِ حسین و جمیل
رہے گا تا بہ قضا یادگار آنکھوں میں

عطا کیا جو مدینے کے باسیوں نے مجھے
مہک رہا ہے ابھی تک وہ پیار آنکھوں میں

اب اِس سے بڑھ کے کوئی سرمہ اور کیا ہوگا
سمیٹ لایا ہوں میں کچھ غبار آنکھوں میں

بغیر دیکھے مدینہ انہیں نظر آیا
ہیں منفرد میری آنکھیں ہزار آنکھوں میں

تڑپ ہے دل میں مدینے کے جلوہ زاروں کی
اور انتظارِ سفر بے قرار آنکھوں میں

سناؤں گا وہ کہانی حضور کو جا کر
چھپائے بیٹھا ہوں جو اشکبار آنکھوں میں

ہے اعتماد بھی اقبالؔ کو شفاعت پر
سزا کا خوف بھی ہے گنہگار آنکھوں میں

☆۔ یوسف قدیری

زہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا پیام آیا
جھکاؤ نظریں بچھاؤ پلکیں ادب کا اعلیٰ مقام آیا

یہ کون سر پہ کفن لپیٹے چلا ہے الفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں یہ کون ذی احترام آیا

فضا میں لبیک کی صدائیں ز فرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر ایک قربان ہو رہا ہے زباں پہ یہ کس کا نام آیا

یہ کہنا آقا! بہت سے عاشق تڑپتے تھے چھوڑ آیا ہوں میں
بلاوے کے منتظر ہیں لیکن نہ صبح آیا نہ شام آیا

خدا تیرا حافظ و نگہباں او راہِ بطحا کے جانے والے
نویدِ صدا انبساط بن کر پیام دارالسلام آیا

☆۔ حبیب پینٹر

سر محفل کرم اتنا مری سرکار ہو جائے
نگاہیں منتظر رہ جائیں اور دیدار ہو جائے
تصور میں ترے ہر شے پہ یوں نظریں جماتا ہوں
نہ جانے کون سی شے میں ترا دیدار ہو جائے
غلام مصطفیٰ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
انہی کے نام پہ سودا سر بازار ہوجائے
سنبھل کر پاؤں رکھو حاجیو شہر مدینہ میں
کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بیکار ہو جائے
فنا اتنا تو ہو جاؤ ں میں تیری ذات عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو ترا دیدار ہو جائے
تجھے منظور ہے پردہ مجھے پاس ادب ورنہ
میں جب چاہوں جہاں چاہوں ترا دیدار ہو جائے
حبیب اس حال سے ابتر بھی حال زار ہو اپنا
جو ہونا ہے سو ہو جائے مگر دیدار ہو جائے

☆۔ امیر فاضلی

کبھی یٰسین و مبشر کبھی طٰہٰ لکھوں
زندہ جب تک رہوں نعتِ شہ والا لکھوں

وصفِ آئینہ ہے خود آئینہ گر کی توصیف
حمد لکھنا ہو تو احمد کا سراپا لکھوں

نعت لکنے کی تمنا لیے اس سوچ میں ہوں
خود جو ممدوح خدا ہوا ، اُسے میں کیا لکھوں

اُن کے در سے مجھے مل جائے غلامی کی سند
میرے معبود کوئی لفظ میں ایسا لکھوں

قابِ قوسین نے حد کھینچ رکھی ہے ورنہ
ذکر معراج کا چھڑ جائے تو کیا کیا لکھوں

سایہ گستر نہ ہو گر صورت و اللیل وہ زلف
ساری دنیا کو میں تپتا ہوا صحرا لکھوں

وہ بھی دن آئیں کہ ہر دل میں وہی وہ ہوں مقیم
اور میں ناز سے ہر دل کو مدینہ لکھوں

ہر نفس تازہ تغیر کا ہدف ہے دنیا
جز ترے دہر میں آقا کسے اپنا لکھوں

☆۔ صبیح رحمانی

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لیے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر مری دنیا میں شام ہو جائے
تجلیات سے بھر لوں میں کاسہ ء دل کو
کبھی جو اُن کی گلی میں قیام ہو جائے
حضور آپ جو سن لیں تو بات بن جائے
حضور آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
حضور آپ جو چاہیں تو کچھ نہیں مشکل
سمٹ کے فاصلہ یہ چند گام ہو جائے
ملے مجھے بھی زبان ِ بوصیریؒ و جامیؒ
مرا کلام بھی مقبول عام ہو جائے
مزا تو جب ہے فرشتے یہ قبر میں کہہ دیں
صبیحؔ مدحت خیر اُلانام ہو جائے

☆۔ ادیب رائے پوری

خدا کا ذکر کرے ذکرِ مصطفےٰ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

کہا خدا نے شفاعت کی بات محشر میں
مرا حبیب کرے کوئی دوسرا نہ کرے

مدینے جا کے نکلنا نہ شہر سے باہر
خدا نخواستہ یہ زندگی وفا نہ کرے

اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں
تمام عمر رہائی کی وہ دعا نہ کرے

نبیؐ کے قدموں میں جس دم غلام کا سر ہو
قضا سے کہنا کہ اک لمحہ بھی قضا نہ کرے

شعورِ نعت بھی اور زبان بھی ہو ادیبؔ
وہ آدمی نہیں جو ان کا حق ادا نہ کرے

☆۔ محمد منشاء تابش قصوری

مری برباد بستی کو بسا دو یارسول اللہ ﷺ
کنارے پر میری کشتی لگا دو یارسول اللہ ﷺ

مرے تاریک دل پر نور کی برسات ہو جائے
مرے قلب سیہ کو جگمگا دو یارسول اللہ ﷺ

یہ آنکھیں آپ کے دیدار کی طالب ہیں مدت سے
رخ پرنور سے پردہ اٹھا دو یارسول اللہ ﷺ

گھرا ہوں بحر عصیاں میں ، گرفتار مصائب ہوں
مجھے اس قید سے للہ چھڑا دو یارسول اللہ ﷺ

رحیم بے کساں تم ہو ، حکیم درد منداں ہو
طبیب مرض عصیاں ہو ، دوا دو یارسول اللہ ﷺ

وفور شوق سے بیدار ہیں عاشق مدینے کے
مجھے بھی خواب غفلت سے جگا دو یارسول اللہ ﷺ

میرا مسکن مدینہ ہو ، میرا مدفن مدینہ ہو
مرا سینہ مدینہ ہی بنا دو یارسول اللہ ﷺ

یہی ہے آرزوئے زندگی تابشؔ قصوری کی
دم آخر رخ زیبا دکھا دو یارسول اللہ ﷺ

☆۔ ممتاز حسین

معراج کی رتیاں دھوم یہ تھی اک راج دلارا آوت ہے
لولاک کا سہرا سر سوہت وہ احمد پیارا آوت ہے

حوروں نے کہا جب بسم اللہ غلماں نے پکارا الا اللہ
خود رب نے کہا ماشاء اللہ محبوب ہمارا آوت ہے

جبریل امیں یہ کہتے چلے اے عرشیو! تمرے بھاگ جگے
تعظیم کو سب ہو جاؤ کھڑے سردار تمہارا آوت ہے

یسٰین کی چمک ہے داتن میں طٰہٰ کا کرشمہ آنکھن ہے
والفجر کا جلوہ گالن میں وہ عرش کا تارا آوت ہے

مازاغ کا کجلہ نین بھرے والشّمس کا بٹنہ مکھ پہ ملے
ہے میم کا گھونگٹ سہرے تلے وہ رب کا سنوارا آوت ہے

دھرتی سے اٹھا آفاق چڑھا ممتاز یہ غل تھا چاروں طرف
لوحق سے ملنے صل علیٰ سردار ہمار ا آوت ہے

☆۔ بشیر احمد

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کر تے گئے
کسی نے مانگا نہ مانگا وہ جھولی بھرتے گئے
میں ان کے در کی غلامی پہ کیوں نہ ناز کروں
سہارا ان کا رہا دن مرے گزرتے گئے
تمہارے روضہ اقدس کو جان کر کعبہ
نیاز مند تیرے در پہ سجدے کرتے گئے
یہ ان کی بندہ نوازی کا ہی کرشمہ ہے
مرے نصیب تھے بگڑے مگر سنورتے گئے
محمد عربی کے کرم کے کیا کہنے
شب معراج بھی امت کو یاد کرتے گئے
نگاہ ناز سے کرتے گئے مسیحائی
ڈبو یا لاکھوں غموں نے تھا، پھر ابھرتے گئے
جدھر جدھر سے جس سمت سے نبی گزرے
بشیر نور سے سب راستے نکھرتے گئے

☆۔ سہیل احمد

اے صبا! مصطفیٰ سے جا کہنا غم کے مارے سلام کہتے ہیں
سبز گنبد کی ان بہاروں کو دل ہمارے سلام کہتے ہیں
آپ کی فکر سے چراغاں ہے آپ کا پیار غم کا درماں ہے
خارزاروں پہ آپ کا ہے کرم پھول سارے سلام کہتے ہیں
سبز گنبد کا آنکھ میں منظر اور تصور میں آپ کا منبر
سامنے جالیاں ہیں روضے کی دل ہمارے سلام کہتے ہیں
ذکر تھا آخری مہینے کا تذکرہ چھڑ گیا مدینے کا
حاجیو! مصطفیٰ سے کہہ دینا بے سہارے سلام کہتے ہیں
اللہ اللہ حضور کے گیسو بھینی بھینی مہکتی وہ خوشبو
جن سے معمور ہے فضا ہر سو وہ نظارے سلام کہتے ہیں
اللہ اللہ حضور کی باتیں مرحبا رنگ و نور کی باتیں
چاند جن کی بلائیں لیتا ہے اور تارے سلام کہتے ہیں
زائرِ طیبہ! تو مدینے میں پیارے آقا سے اتنا کہہ دینا
آپ کی گرد راہ کو آقا دل ہمارے سلام کہتے ہیں
اے خدا کے پیارے رسول یہ ہمارا سلام کیجئے قبول
آج محفل میں جتنے حاضر ہیں مل کے سارے سلام کہتے ہیں

☆۔ مخلص

جگ ہویا آباد نی اج میرا ماہی آیا
دیہو مبارک باد نی اج میرا ماہی آیا

ویکھ کے اوہدا نوری مکھڑا بھل گیا مینوں اپنا دکھڑا
ہور نہ اج کچھ یاد نی اج میرا ماہی آیا

آوٗنی پایئے چیرے سوئے کھلے نیں جنت دے بوہے
اج ڈاہڈا دل شاد نی اج میرا ماہی آیا

اوہ یسٰین مزمل والا پا کے رحمت دا دو شالہ
کرن میری امداد نی اج میرا مائی آیا

آوٗنی سیو سہرے گاییۓ چن ماہی تو واری جاییۓ
اج عید میلاد نی اج میرا ماہی آیا

نی میں بلبل باغ مدینے دی آں کی کرناں اے باغ بہاراں نوں
نی میں وچھڑی پاک محمد توں اگ لاواں اینہاں گلزاراں نوں

سانوں عشق نبی دا مرض لگا نہ کر وے طبیبا ہور دوا
انج خاک مدینے دی پڑیاں لیا جتھے ملدی شفا اے بیماراں نوں

کدی جاگے نصیب تے جاواں گی میں روضے پاک دا سرمہ لگاواں گی میں
نال پلکاں دے جھاڑو دلاواں گی میں نبی پاک دے شہر بازاراں نوں

ساری عمر گزاری وچ گناہ ہوسی روز قیامت حال تباہ
لیسی پاک محمد آپ بچا اوتھے میرے جیہاں گنہگاراں نوں

میرے پاک رسول دا شان کیا جبریل وی خاص غلام رہیا
ملیا شاہاں تھیں رتبہ بڑا نبی پاک دے خدمتگاراں نوں

کی مبارک سی معراج دی شب ، جد عرش تے پہنچے رسل عرب
اوہ ویلا وی ہوسی کیا ہی عجب جد یار ملے ونج یاراں نوں

☆۔ حفیظ تائبؔ

خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گل چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں ترے اوصافِ حمیدہ

تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

مضمر تری تقلید میں عالم کی بھلائی
میرا یہی ایماں ہے یہی میرا عقیدہ

اے ہادی برحق تری ہر بات ہے سچی
دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے تیرے لب سے شنیدہ

اے رحمت عالم تیری یادوں کی بدولت
کس درجہ سکوں میں ہے میرا قلب تپیدہ

سیرت ہے تیری جوہر آئینہ تہذیب
روشن تیرے جلوؤں سے جہان ِ دل و دیدہ

یوں دور ہوں تائبؔ میں حریم نبوی سے
صحرا میں جس طرح کوئی شاخ بریدہ

☆۔ ریاض حسین چودھری

یاد سرکار کا میلہ سا لگا رکھا ہے
طشت الماس میں گلزار سجا رکھا ہے
دیکھئے کب جلی کٹیا کا مقدر جاگے
ہم غلاموں نے بھی آقاؐ کو بلا رکھا ہے
بعد مرنے کے چلے جائینگے سب سے چھپ کر
ایک گھر ہم نے مدینے میں بنا رکھا ہے
در گذر کر کے پیغمبرؐ نے گنہ گاروں کو
اپنے انوار کی کملی میں چھپا رکھا ہے
شرمساری سے نگاہیں نہیں اٹھنے پاتیں
کب سے سرکارؐ نے سینے سے لگا رکھا ہے
وادی عشق میں پلکوں پہ چراغاں کر کے
باعث رشک سحر ، شب کو بنا رکھا ہے
چار جانب سے چلا آئے گا ابر رحمت
ان کی دہلیز پہ اب دست دعا رکھا ہے
ہم تہی دست نہیں حشر کے میداں میں ریاض
اپنی بخشش کا بھی سامان اٹھا رکھا ہے

☆۔ سید کمال الدین

لب پہ صلِ علےٰ کے ترانے اشک آنکھوں میں آئے ہوئے ہیں
یہ ہوا یہ فضا کہہ رہی ہے میرے سرکار آئے ہوئے ہیں
جن کی خاطر یہ عالم بنایا اپنے گھر جن کو رب نے بلایا
اے حلیمہ یہ تیرا مقدر وہ ترے گھر میں آئے ہوئے ہیں
عقل والے زمیں پر ہیں ششدر چاند ٹکڑے ہوا ہے فلک پر
ساری دنیا ہے محو نظارا آپ انگلی اٹھائے ہوئے ہیں
کیسے کہہ دوں وہ حاضر نہیں ہیں کیسے مانوں یہ ممکن نہیں ہے
اس سے بڑھ کر ثبوت اور کیا ہو وہ تصور میں آئے ہوئے ہیں
آج پوری ہوئی دل کی حسرت کیوں نہ جی بھر کے کرلوں زیارت
قبر میں اے فرشتو نہ آنا میرے سرکار آئے ہوئے ہیں
نام نبیوں کے بے شک بڑے ہیں عظمتوں کے نگینے جڑے ہیں
مقتدی بن کے پیچھے کھڑے ہیں وہ جو پہلے سے آئے ہوئے ہیں
میں مدینے کی گلیوں کے قرباں جن سے گزرے ہیں شاہ مدینہ
اس طرح سے مہکتے ہیں رستے عطر جیسے لگائے ہوئے ہیں
چھوڑ کر در بدر کا ٹھکانہ ، اے کمالؔ ان کے در پر ہے جانا
ہم سے لاکھوں بروں کو جو اپنا خاص مہمان بنائے ہوئے ہیں

☆۔ راز مرادآبادی

یادِ مصطفےٰ ایسی بس گئی ہے سینے میں
جسم ہو کہیں اپنا دل تو ہے مدینے میں
میرے کملی والے کا گھر تو ہے مدینے میں
ہاں مگر وہ رہتے ہیں عاشقوں کے سینے میں
مشک میں نہ عنبر میں اور نہ گل تر میں
ہم نے جو مہک پائی آقا کے پسینے میں
کون سی جگہ اُن کے عاشقوں سے خالی ہے
ہر جگہ ہیں پروانے شمع ہے مدینے میں
عشق سرور عالم جلوہ گر ہے سینے میں
ہم کو بھی بلا لیجئے مصطفےٰ مدینے میں
فکر کیا ہے تلاطم کا خوف کیا ہے طوفاں کا
نام مصطفےٰ لکھ کر ڈال دے سفینے میں
کون ہے یہ دیوانہ کس کا ہے یہ دیوانہ
محشر میں بھی کہتا ہے جانا ہے مدینے میں
ایک دن میں جاؤں گا سر کے بل مدینے میں
حسرت ہے میرے دل کی مر جاؤں مدینے میں
بعد میرے مرنے کے دوست میرے یوں بولے
آدمی تو اچھا تھا مر گیا مدینے میں

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دوجہاں کے داتا ہیں اور ہاتھ خالی ہے

خلد جس کو کہتے ہیں میری دیکھی بھالی ہے
سبز سبز گنبد ہے اور سنہری جالی ہے

چاند کی طرح ان کو ہم کہیں تو مجرم ہیں
کیونکہ ان کی چوکھٹ پر چاند خود سوالی ہے

چھاؤں مہکی مہکی ہے دھوپ ٹھنڈی ٹھنڈی ہے
شہر مصطفٰے تیری بات ہی نرالی ہے

ہر طرف مدینے میں بھیڑ ہے فقیروں کی
ایک دینے والا ہے کل جہاں سوالی ہے

ہم گنہگاروں کو رب سے بخشوا لیں گے
ان کے رب نے کب اُن کی کوئی بات ٹالی ہے

یہ بھی اک توجہ ہے میرے کملی والے کی
رازؔ میں نے کچھ دن سے شکل یہ بنا لی ہے

☆۔ راشد

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں

ہوائیں رحمت حق کی وہاں چلتی ہیں روز و شب
برستا نور ہے شام و سحر طیبہ کی گلیو ں میں

جدھر دیکھی اسی شمس الضحیٰ کی روشنی دیکھی
جمال مصطفیٰ آیا نظر طیبہ کی گلیوں میں

محمد مصطفیٰ کے عشق میں ہر آنکھ پر نم ہے
یہ دیکھا ہے محبت کا اثر طیبہ کی گلیوں میں

درود ان پر سلام ان پر سلام ان پر درود ان پر
وظیفہ ہو یہ شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں

فرشتے بھی ادب سے سر جھکاتے ہیں وہاں ارشدؔ
میری بھی کیوں نہ جھک جائے نظر طیبہ کی گلیوں میں

☆۔ کیف

در نبی پہ پڑا ہوا ہوں پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت پھرے گی میری کبھی تو میرا سلام ہو گا

اسی توقع پہ جی رہا ہوں ، یہی تمنا جلا رہی ہے
نگاہ لطف و کرم نہ ہوگی ، تو مجھ کو جینا حرام ہو گا

یہاں نہ مقصد ملا تو کیا ہے، وہاں ملے گا طفیل حضرت
ہمارا مطلب ہوا دھرا ہے ، نہ صبح ہو گا تو شام ہو گا

دیار رحمت پہ ہو گا قبضہ ، انہیں کا ہر سو بجے گا ڈنکا
جو حشر ہو گا تو دیکھ لینا انہیں کا سب انتظام ہو گا

شفیع محشر لقب ہے اس کا، اسے شفاعت سے کام ہو گا
ہے سب کا دار و مدار اس پر وہی مدار المہام ہو گا

خلاف معشوق کچھ ہوا ہے، نہ کوئی عاشق سے کام ہو گا
خدا بھی ہو گا ادھر ہی اے دل جدھر وہ عالی مقام ہو گا

ہوئی جو کوثر پہ باریابی تو کیف میکش کی دھج یہ ہو گی
بغل میں مینا نظر میں ساقی خوشی سے ہاتھوں میں جام ہو گا

☆۔ غلام مصطفےٰ عابد

جشن آمد رسول اللہ ہی اللہ
بی بی آمنہؓ کے پھول اللہ ہی اللہ

جب کہ سرکار تشریف لانے لگے
حورو غلماں بھی خوشیاں منانے لگے

ہر طرف نور کی روشنی چھا گئی
مصطفیٰ کیا ملے زندگی مل گئی

اے حلیمہؓ تری گود میں آ گئے
دونوں عالم کے رسول اللہ ہی اللہ

چہرۂ مصطفیٰ جب کہ دیکھا گیا
جھک گئے تارے اور چاند شرما گیا

آمنہؓ دیکھ کر مسکرانے لگیں
اماں مریم بھی خوشیاں منانے لگیں

آمنہ بی بی سب سے یہ کہنے لگیں
دعا ہو گئی قبول اللہ ہی اللہ

شادیانے خوشی کے بجائے گئے
شادی کے نغمے سب کو سنائے گئے

ہر طرف شور صل علیٰ ہو گیا
آج پیدا حبیب خدا ہو گیا

پھر تو جبرئیل نے بھی یہ اعلاں کیا
یہ خدا کے ہیں رسول اللہ ہی اللہ

ان کا سایہ زمیں پر نہ پایا گیا
نور سے نور دیکھو جدا ہو گیا

ہم کو عابدؔ نبی پر بڑا ناز ہے
کیا بھلا میرے آقا کا انداز ہے

جس نے رخ پر ملی وہ شفا پا گیا
خاک طیبہ تری دھول اللہ ہی اللہ

☆۔ عشرت

سوئے طیبہ جانے والو! مجھے چھوڑ کر نہ جانا
میری آنکھوں کو دکھا دو شہ دیں کا آستانہ

ہیں وہ جالیاں سنہری میری حسرتوں کا محور
وہ سنبھالا مجھ کو دیں گے جو ہیں خاص رب کے دلبر
مجھے پہنچ کر مدینہ نہیں لوٹ کر ہے آنا

میں تڑپ رہا ہوں تنہا میری بے بسی تو دیکھو
میں اسیر رنج و غم ہوں میری بے کلی تو دیکھو
ذرا روضہ ء نبی کا مجھے راستہ دکھانا

درِ مصطفےٰ پہ میری جب حاضری لگے گی
مجھے پھر کرم سے اُن کے نئی زندگی ملے گی
میرے لب پہ رات دن ہے شہ بطحا کا ترانہ

کوئی کل کا ایک پل کا نہیں کچھ بھی ہے بھروسہ
مجھے ہم سفر بنا لو کہیں رہ نہ جاؤں پیاسا
درِ مصطفےٰ ہے عشرتؔ میرا آخری ٹھکانہ

یانبی ہم گنہگاروں کو دردِ فرقت سے اب جِلا دینا
اُمتی ہیں تمہارے شاہ اُمم سبز گنبد ہمیں دِکھا دینا

خاکِ طیبہ ملے لحد کے لیے کالی کملی ملے کفن کے لیے
واسطہ آپ کے نواسوں کا ایسی قسمت میری بنا دینا

دور رہ کر تمہاری چوکھٹ سے اشک آنکھوں سے بہتے رہتے ہیں
آس ہم بھی لگائے بیٹھے ہیں دید کی پیاس اب بجھا دینا

آپ نبیوں میں سب سے اعلیٰ ہیں ختم اِک آپ پر نبوت ہے
ہم فقیروں کو یا رسول اللہ ﷺ اپنی چوکھٹ کا آسرا دینا

لاج رکھنا شہ زمن میری التجا ہے یہ قلبِ عشرتؔ کی
میری ہستی کو خاک طیبہ میں یا رسولِ خدا ملا دینا

_~``~_☆_~``~_☆_~``~_☆_~``~_

آنے والو یہ تو بتاؤ شہر مدینہ کیسا ہے
سر اُن کے قدموں میں رکھ کر جھک کر جینا کیسا ہے

گنبد خضریٰ کے سائے میں بیٹھ کر تم جو آئے ہو
اُس سائے میں رب کے آگے سجدہ کرنا کیسا ہے

دل آنکھیں اور روح تمہاری لگتی ہیں سیراب مجھے
در پہ اُن کے بیٹھ کے آبِ زم زم پینا کیسا ہے

دیوانو! آنکھوں سے تمہاری اتنا پوچھ تو لینے دو
وقتِ دعا روضے پہ اُن کے آنسو بہانا کیسا ہے

وقتِ رخصت دل کو اپنے چھوڑ وہاں تم آئے ہو
یہ بتلاؤ عشرتؔ اُن کے در سے بچھڑنا کیسا ہے

_~``~_☆_~``~_☆_~``~_☆_~``~_

گنبدِ خضریٰ کے دامن کی ہوا مانگی ہے
ہم نے مرنے کی مدینے میں دعا مانگی ہے
زندگی مانگی کسی نے تو کسی نے جنت
ہم فقیروں نے مدینے کی فضا مانگی ہے
المدد یا نبی اُمت نے تمہاری تم سے
کالی کملی کی پناہ بہرِ خدا مانگی ہے
مرض بڑھتا نہیں مٹ جاتا ہے عشرتؔ اُن کا
جس نے دربارِ محمد ﷺ سے شفا مانگی ہے

☆۔ ریاض

مجھ میں اُن کی ثناء کا سلیقہ کہاں وہ شہ دو جہاں وہ کہاں میں کہاں
اُن کا مدح سرا خالقِ دو جہاں وہ رسولِ خدا وہ کہاں میں کہاں

اُن کے دامن سے وابستہ میری نجات اُن پہ قربان میری حیات و ممات
میں گنہگار وہ شافع عاصیاں بے کسوں کی انا وہ کہاں میں کہاں

وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا یہاں اُن کے ہونے سے سب کا ہے نام و نشاں
یہ زمیں آسماں وہ مکاں لامکاں سارے اُن کے مکاں وہ کہاں میں کہاں

شک نہیں ریاض اِس میں ہرگز ذرا وہ سراپا عطا میں سراپا خطا
نام اُن کا رہے میرے وردِ زباں جو ہے تسکینِ جاں وہ کہاں میں کہاں

☆۔ اسلم رضا قادری

میری تقدیر دا وی چمکے ستارا
ویکھ لواں مدینہ پیارا پیارا پیارا

پاک مدینے دیاں نوری نوری گلیاں
چُمیاں جتھاں نے میرے آقا دیاں تلیاں
جنتاں توں ودھ کے مدینے دا نظارا

چار چوفیرے چانن ہویا تیرے پیار دا
اَج اے میلاد سوہنے نبی دلدار دا
ساریاں دیوانیاں دا ایہو ای نعرہ

صدقے نبی دے ساڈے بال بچے پلدے
ساڈے کوئی سوہنیا ٹرک نئیں او چلدے
صدقے نبی دے ساڈا ہووے گذارا

نعتاں دے حوالے نال ہر کوئی جانّدا
اسلم رضؔا تے ہن موجاں پیا مانّدا
ساڈے جئے وچاریاں نوں آقا دا سہارا

☆۔ محمد اعظم چشتی

نور نبیؐ دا اُس ویلے دا جدوں زمین آسمان وی نئیں سی
لوح محفوظ نہ عرش نہ کرسی تے اجے کون ومکان وی نئیں سی
نہ سورج نہ چن نہ تارے تے اجے آن زمان وی نئیں سی
اعظمؔ آدم حوا والا اجے نام نشان وی نئیں سی

بعد خدا دے سب توں افضل جِد اکلمہ پڑھے خدائی
پڑھے درود خدا وی جس تے جہدا جبرائیل فدائی
جتھے کوئی رسول نہ پہنچے اوہدی اوتھے تک رسائی
اعظم اساں بہشت کی کرنا جے اوہدے در دی ملے گدائی

ورفعنا لک ذکرک کہہ کے اوہنوں خالق نے وڈیایا
ایس توں پہلے ایڈا رتبہ کسے ہور نبی نہ پایا
ختم رسل دی مہر لوا کے سوہنا سب توں پچھے آیا
ایسے خاطر اَج تک اعظم کوئی ہور نبی نئیں آیا

توں نئیں محرم شان نبی دا کیوں کرنا اے ایڈ بے باکی
اوہنوں اپنے ورگا اکھے جدے خادم نوری تے خاکی
جس نور خالق کول بلا کے دَسے سارے راز افلاکی
اعظم اوہدے ورگا کیہڑا جدے سر تے تاج لولاکی

جے توں چاہویں مومن بننا بن خدمت گار نبی دا
کس کم اے زکوٰۃ نمازاں جے کرے انکار نبی دا
جے توحید دی لذت چاہویں پہلوں کر اقرار نبی دا
اعظم کس کم سجدے تیرے جے توں کریں انکار نبی دا

جیہڑا عاشق پاک نبی دا اوہنوں خوف کی روز حشر دا
نہ اُس دوزخ وچ سڑنا تے نہ اوہنوں خوف قبر دا
جنے جام عشق دا پیتا اوہنوں زہر اثر نئیں کردا
اعظم جیہڑا عشق دا بندہ اوہ موت ہتھوں نئیں مردا

یارب ہور نہ منگاں تیتھوں مینوں یار دے دیس پہنچادے
جتھے جھاڑو دین فرشتے او سوہنا شہر وکھا دے
جناں گلیاں وچ تیرا دلبر ٹریا اوہناں گلیاں دی خاک بنادے
اعظم تے جے کرم کماویں اوہنوں یار دی دید کرادے

☆۔ جمیل بزمی

مجھ کو پہنچا دے خدا احمدِ مختار کے پاس
حالِ دل عرض کروں سید ابرار کے پاس

جس کو دیکھو وہی اِسی در پہ چلا آتا ہے
بھیڑ ہے شاہ و گدا کی درِ سرکار کے پاس

بے طلب جس کو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں
سب خزانے ہیں میرے مالک و مختار کے پاس

دولت و فضل و کرم ، نعمت و شان و اقبال
کون سی چیز نہیں ہے میرے سرکار کے پاس

یہ محبت ہے کہ آواز اغثنی سن کر
دوڑے آتے ہیں وہ ہر ایک گرفتار کے پاس

یا خدا حشر ہے یا عید ہے مشتاقوں کی
کہ چلے آتے ہیں وہ طالبِ دیدار کے پاس

یارسولِ عربی ﷺ میری شفاعت کرنا
پیش اعمال ہوں جب واحدِ قہار کے پاس

دیکھ کر روضہء پر نور کو ایسا ترسوں
دم نکل جائے میرا آپ کی دیوار کی پاس

ہے شہیدی کی طرح عرضِ جمیل بزمیؔ
میری تربت بھی بنے آپ کی دیوار کے پاس

کیونکر نہ ہو مکے سے سوا شانِ مدینہ
وہ جب کہ ہوا مسکنِ سلطانِ مدینہ
مکے کو شرف ہے تو مدینے کے سبب سے
اس واسطے مکہ بھی ہے قربانِ مدینہ
بلبل کبھی بھولے سے نہ لے نام چمن کا
گر دیکھ لے اِک بار وہ بیابانِ مدینہ
لاکھوں نے لگائے ہیں تیرے کوچے میں بستر
تھوڑی سی جگہ ہم کو بھی اے جانِ مدینہ
اِتراتی ہے کیوں بادِ صبا تو میرے آگے
دیکھیں گے کبھی ہم بھی گلستانِ مدینہ
پہنچا دے تو محبوب کے در پر مجھے یا رب
لے جاؤں نہ دنیا سے میں ارمانِ مدینہ
ہے عرضِ جمیل بزمیؔ کا یہ خلاصہ
لاشہ ہو میرا اور بیابانِ مدینہ

☆۔ خلیل احمد خلیل

دو جگ دا لجپال نی میرا ماہی آیا
صاحب ِ حسن و جمال نی میرا ماہی آیا
چن چہرہ تے اَکھ مستانی لب رتڑے پر نور پیشانی
زلف واللیل دے وال نی میرا ماہی آیا
مونڈھے دھردا کملی کالی ٹردا سوہنا ٹور نرالی
مورس کھِن آ چال نی میرا ماہی آیا
اے نئیں یوسف شاہ کنعانی اے تاں ہے محبوب ربانی
دلڑیاں بہو سنبھال نی میرا ماہی آیا
اے سوہنا ہر دل دا ماہی خود دِسدا اے محبوب الٰہی
مونڈھے رکھ دوشال نی میرا ماہی آیا
اوہ اعظم میں محض ناکاری ، منہ کالی بداوگن ہاری
میں کوڈی اوہ لعل نی میرا ماہی آیا
آیا ڈھول خلیؔل پیارا جس کارن جگ جڑیا سارا
بن بے مثل مثال نی میرا ماہی آیا

☆۔ انس

مدینے کے زائر سلام اُن سے کہنا
تڑپتے ہیں تیرے غلام اُن سے کہنا

ہو جب سامنے سبز گنبد تمہارے
نگاہِ عقیدت سے دامن پسارے
ہے حاضر تمہارا غلام اُن سے کہنا

بڑی چاہتوں سے ہے اِس در کو پایا
پڑا ہی رہوں در نہ چھوٹے تمہارا
نہ جاؤں گا اب تشنہ کام اُن سے کہنا

پھرے کب تلک در بدر بے ٹھکانے
کسے جائیں ہم اپنے دل کی سنانے
تمہیں تو بناتے ہو کام اُن سے کہنا

اسی آرزو میں گزرتے رہے دن
کہ پہنچیں دیارِ نبیؐ ہم بھی لیکن
نہیں ہے کوئی انتظام اُن سے کہنا

دکھا دو انسؔ کو وہ دلکش نظارے
ترستے ہیں جن کو مسلمان سارے
یہ باتیں بصد احترام اُن سے کہنا

☆۔ امجد حیدرآبادی

اللہ ، اللہ ، اللہ ہو لا الٰہ الا ہو
آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
پڑھتے ہیں صلی اللہ وسلم آج درودیوار
نبی جی اللہ ، اللہ ، اللہ ہو لا الٰہ الا ہو
بارہ ربیع الاول کو وہ آیا درِ یتیم
ماہ نبوت ، مہر رسالت ، صاحب خلق عظیم
نبی جی اللہ ، اللہ ، اللہ ہو لا الٰہ الا ہو
یٰسین و طٰہٰ کملی والا ، قرآں کی تفسیر
حاضر و ناظر ، شاہد و قاسم ، آیا سراج منیر
نبی جی اللہ ، اللہ ، اللہ ہو لا الٰہ الا ہو
پیاری صورت ہنستا چہرہ ، مونہہ سے جھڑتے پھول
نور کا پُتلا ، چاند سا مکھڑا ، حق کا پیارا رسول
نبی جی اللہ ، اللہ ، اللہ ہو لا الٰہ الا ہو
اول و آخر سب کچھ جانے دیکھے دور و قریب
غیب کی خبریں دینے والا ، رب کا پیارا حبیب
نبی جی اللہ ، اللہ ، اللہ ہو لا الٰہ الا ہو
جبرئیل آئے جھولا جھلانے لوری دے ذیشان
سوجا سوجا رحمتِ عالم میں تیرے قربان
نبی جی اللہ ، اللہ ، اللہ ہو لا الٰہ الا ہو

☆۔ پیر ثناءاللہ طیّبی

نئیں بھُلدا مدینے دا نظارہ یارسول اللہ ﷺ
کراں عرضاں سَدلوھُن دُبارہ یارسول اللہ ﷺ

نئیں کوئی غم مینوں ، ہو گئے میرے جَد توں
تُسی دونواں جہاناں تے سہارا یارسول اللہ ﷺ

اُڈیکاں وچ ماہی دی ابو ایوب دے وانگوں
دِنے راتیں ہوندا اے گذارا یارسول اللہ ﷺ

چھڈو یارو دنیا نوں کرو گل بات سوہنے دی
لاوو سارے رَل مِل کے نعرہ یارسول اللہ ﷺ

کرو میلاد آقا دا تے ہو جاندا اے رب راضی
سبق مرشِد دا ایہو اے سارا یارسول اللہ ﷺ

حیاتی میری لنگھی اے دروداں تے سلاماں وِچ
مَرن ویلے بس آ جانا خدارا یا رسول اللہ ﷺ

ثناؔء کُج ہور نئیں منگدا مدینے دی فضاء ہووے
تنم فرسودہ، جاں پارہ،زہجراں یارسول اللہ ﷺ

☆۔ پیر ثناء اللہ اعوان طیّبی

جب بھی میلاد آپکا منایا ہے حضور ﷺ!
ایک عجب لطف میں نے پایا ہے حضور ﷺ!
مقصدِ حیات مل گیا ہے جب سے میں نے
فروغ میلاد شریف کو اپنایا ہے حضور ﷺ!
عشاق کی صداؤں میں ہے نعرہٗ یارسول صلی اللہ علیک وسلم
مشکل میں یہی کام آیا ہے حضور ﷺ!
کرتا ہوں مشکلوں میں آپ سے فریاد
بس اسی وصف نے مجھ کو بچایا ہے حضور ﷺ!
ختم ِ رُسل بھی اور سید الانبیاء بھی
اللہ نے صرف آپکو بنایا ہے حضور ﷺ!
اللہ نے یوں بڑھائی ہے شان آپکی
حسن ِ خلق کا منتہیٰ بنایا ہے حضور ﷺ!
سہارا ہے در آپ کا گنہگار کے لیے
قرآں نے بھی یہی سکھایا ہے حضور ﷺ!
روز ِ جزا کا فکر کیوں کرے گا ثناءؔ
بخشش کا وعدہ آپ نے فرمایا ہے حضور ﷺ!

☆۔ سید ایم۔اے گوہرؔ

میں اشکوں کی چلمن سے ادھر دیکھتا رہتا
رہتا جو وہاں پر آپ ﷺ کا در دیکھتا رہتا

جو مانگ لو ملتا ہے مگر میں تو وہاں پر
بن مانگی دعاؤں کا ثمر دیکھتا رہتا

کیوں ہٹتی بھلا گنبدِ خضریٰ سے نگاہیں
اک بار اٹھاتا جو نظر ، دیکھتا رہتا

کچھ دیر جو رہتا یونہی محراب نبی ﷺ پر
میں سجدہ گاہِ جن و بشر دیکھتا رہتا

ہر روز مواجہ پہ میری حاضری ہوتی
اللہ کے محبوب ﷺ کا دَر دیکھتا رہتا

کس طرح ٹھہریں گی رخ انور پہ نگاہیں
میں دیکھ نہ پاتا مگر دیکھتا رہتا

آیا تھا بلاوا مجھے ہوں دوش ہوا پر
گوہرؔ میں کیا زادِ سفر دیکھتا رہتا؟

☆۔ اکرم سعید اکرم

آس لیکر جو مدینے کی گلی میں آ گیا
وہ پناہِ بارگاہ ِ ایزدی میں آ گیا

سادگی کا درس آقا نے دیا انسان کو
اس نے سب کچھ پا لیا جو سادگی میں آ گیا

تیری سیرت نے ہی آقا ایسا بخشا ہے کمال
اک سلیقہ آدمی کی زندگی میں آ گیا

چومتا ہے بام و در اور ڈھونڈے تیرے نقش پا
ایک دیوانہ مدینے کی گلی میں آ گیا

میرے آقا اس جہان میں ساتھ لائے جب بہار
باغ دنیا تھا جو بنجر تازگی میں آ گیا

آدمی کو آیا ہو گا اس طرح پھر کب سرور
جیسے آقا آج تجھ سے دل لگی میں آ گیا

محفل میلاد میں جو شخص پڑھتا ہے درود
آج اکرم وہ نبی کی ضامنی میں آ گیا

☆۔ محمد علی سجن

سَد لو ہن سرکار مدینے
آوے اوگن ہار مدینے
جے رب سن لئے میریاں عرضاں
دیواں عمر گزار مدینے
ہر واری مینوں کلیاں چھڈ کے
ٹُر جاندے نیں یار مدینے
ہر ویلے قدماں وچ رہندے
سوہنے دے دو یار مدینے
جنت دی پرواہ نئیں کردا
جو جاوے اِک وار مدینے
کل دنیا دے شہراں نالوں
رب دی عجب بہار مدینے
جو حب دار سجنؔ سیّداں دا
اوہنوں ملدا پیار مدینے

☆ ۔

بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ تیرے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں میرے بگڑے کام سنور گئے
جہاں تیری یاد ہو دل نشیں وہیں رحمتوں کا نزول ہے

یہ عنایتیں یہ نوازشیں غم دو جہاں سے چھڑا لیا
غمِ مصطفیٰ تیرا شکریہ مجھے مرنا جینا سکھا دیا

وہ خدا نہیں بخدا نہیں وہ مگر خدا سے جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر وہ ہیں کیا نہیں یہ محبّ حبیب کی بات ہے

کبھی خواب میں تیرے دید ہو تیری دید ہو میری عید ہو
میں کہوں کہ میرے حضور نے میرا سویا بھاگ جگا دیا

☆ ۔

چلئیے مدینے سارے جندڑی گذاریئے
جندڑی حضور دی حضوری وچ گذاریئے

نظر سوہنا سوہنے دا دیار جدوں آوے گا
دل بے قرار نوں قرار اودوں آوے گا
تک تک روضہ نوری اکھیاں نوں ٹھاریئے

بخششاں دا منبع در میری سرکار دا
رحمتاں دا بحر جتھے ٹھاٹھاں پیا ماردا
کرم دے سمندراں وچ چھال جا کے ماریئے

جرم سارے دسیئے پیش سرکار ہو کے
ہتھ بن کھڑے رہیے نادم شرمسار ہو کے
کرم فرماؤ آقا ، منوں اے پکاریے

شہر مدینے دیاں نوری نوری گلیاں
چمیاں حضور دیاں جناں نیں تلیاں
پلکاں دے نال او گلیاں بھاریئے

جھکی ہوئی جبین ہووے درِ سرکار ہووے
اکھیاں دے ہنجواں دی بنی ہوئی تار ہووے
پھڑ پھڑ جالی حافظؔ عرضاں گذاریئے

☆ ۔

پیارا مدینہ پیارا مدینہ پیارامدینہ ہمارا مدینہ
پیارا مدینہ پیارا مدینہ پیارامدینہ ہمارا مدینہ

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ ہمیں جان و دل سے ہے پیارا مدینہ
سہانا سہانا دلارا مدینہ ، ہر عاشق کی آنکھوں کا تارا مدینہ

سبھی عاشقِ مصطفےٰ کہہ رہے ہیں ہمیں تو ہے جنت سے پیارامدینہ
مدینے کے جلوؤں پہ قربان جاؤں ہے قدرت نے کیسا سنوارامدینہ

مدینے میں آقا ہمیں موت آئے بنے کاش مدفن ہمارا مدینہ
خدا گر قیامت میں فرمائے مانگو لگائیں گے دیوانے نعرہ مدینہ

پیوں آب زم زم پھروں گردِ کعبہ میں پھر آ کے دیکھوں تمہارا مدینہ
یہ دیوانے آقا مدینے کو آئیں بلا لو انہیں بھی خدارا مدینہ

غبارِ مدینہ ہے عنبر سے بہتر گلوں سے ہے خوش رنگ خارِ مدینہ
دو عالم کے سردار مانے گئے ہیں لقب جن کا ہے تاجدارِ مدینہ

☆ ۔

میرے نبی صلِ علیٰ، پیارے نبی صلِ علیٰ
در پہ بلا لو ہم کو بھی پیارے نبی صلِ علیٰ

ہے کتنا سکوں دیکھو آقا کے مدینے میں
رحمت کی چھما چھم ہے برسات مدینے میں
طیبہ کا ہر منظر کیا خوب سہانا ہے

اِن جاگتی آنکھوں سے روضے کو ہم دیکھیں
اور گنبدِ خضریٰ کو دیوانے سب دیکھیں
ہم غم کے ماروں کا طیبہ ہی ٹھکانہ ہے

میرے لب پہ مدینہ ہو دل میں بھی مدینہ
آقا میں جدھر دیکھوں طیبہ کا نظارہ ہو
ہر کوئی یہی بولے آقا ﷺ کا دیوانہ ہے

اللہ بھی کرتا ہے ہاں ذکر محمد ﷺ کا
قرآن کے پاروں میں ہے ذکر محمد ﷺ کا
ہے ذکر فرشتوں کا حوروں کا ترانہ ہے

☆ ۔

صل ِ علیٰ محمدٍ ﷺ ، صل ِ علیٰ نبیّینا
صل ِ علیٰ محمدٍ ﷺ ، صل ِ علیٰ شفیعنا

جلوہ فگن ہوئے حضور کفر روانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

دم بدم پڑھو درود حضرت بھی ہیں یہاں موجود
بے شک محمد مصطفےٰ ﷺ صل ِ علیٰ محمدٍ ﷺ

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پہ درود اور سلام

جن و بشر کا ورد ہے اہل نظر کا ورد ہے
شمس و قمر کی ہے صدا صل ِ علیٰ محمدٍ ﷺ

دل کی سیاہی دور ہو سینہ بھی پرُ نور ہو
جس کا وظیفہ ہو گیا صل ِ علیٰ محمدٍ ﷺ

بھٹکے پھرو نہ جا بجا رنج و الم میں مبتلا
کیوں نہ پڑھو یہ ہاتھ اٹھا صل ِ علیٰ محمدٍ ﷺ

☆ ۔

للہ کرم اب کر دیجئے قدموں میں بکھرنا چاہتا ہوں
سائے میں گنبدِ خضریٰ کے اب جاں سے گذرنا چاہتا ہوں

تیری دید کی حسرت میں ہم تو سُدھ بدھ کو گنوائے بیٹھے ہیں
آنکھوں میں مدینے کی گلیاں ہم آقا سجائے بیٹھے ہیں
تیرے در پہ آ کے ندامت کے دو آنسو بہانا چاہتا ہوں

تعبیر میرے خوابوں کی فقط روضے کی سنہری جالی ہے
میری ٹوٹی آس بندھائے جو وہ تیری کملیا کالی ہے
مجھے عشقِ بلالی کر دو عطا میں خود کو بھلانا چاہتا ہوں

اب غیر ہوئی دل کی حالت اور بکھری بکھری سانسیں ہیں
ہے گھور بھئی اِس جیون کی اتمن سے بھری سب راتیں ہیں
میں کب سے تمہارے جلوؤں میں میرے آقا سمانا چاہتا ہوں

☆ ۔

کبھی اُس شخص کے عیبوں کا چرچا ہو نہیں سکتا
بھرم جس کا نبی رکھے وہ رسوا ہو نہیں سکتا

کرم جن کا ہے شیوہ اور عادت درگزر جن کی
مجھے محروم رکھیں گے وہ ایسا ہو نہیں سکتا

حسین و ماہ جبین و نازنین تو بہت سے ہیں
مگر کوئی میری سرکار جیسا ہو نہیں سکتا

مدینے میں پہنچ کر کوئی سائل نامراد آئے
میری سرکار کو ہرگز گوارا ہو نہیں سکتا

غلام مصطفٰے کی ٹھوکروں میں ہے شہنشاہی
اُس غلامی کے عوض شاہی کا سودا ہو نہیں سکتا

☆ ۔

بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

میں بہک سکوں یہ مجال کیا میرا راہنما کوئی اور ہے
مجھے خوب جان لیں منزلیں یہ شکستہ پاء کوئی اور ہے

جو تمہاری جالی سے متصل ہے ستوں کے پیچھے خجل خجل
نہیں میں نہیں وہ مریض دل نہ میرے سوا کوئی اور ہے

میری التجا ہے یہ دوستو کبھی تم جو سوئے حرم چلو
تو بنا کے سر کو قدم چلو کہ یہ راستہ کوئی اور ہے

یہ گمان تھا کئی سال سے یہ یقین ہے کئی روز سے
میرے دل سے گنبدِ سبز کا یہ معاملہ کوئی اور ہے

وہ حبیب ربِ کریم ہے وہ رؤف ہے وہ رحیم ہے
انہیں فکر ہے میری آپ کی انہیں چاہتا کوئی اور ہے

میں جو دور ارض ِحرم سے تھا کوئی خُلدِ گوش حسیں سدا
ہے اِسی میں ماجدِ بے نوا کہ یہ قافلہ کوئی اور ہے

☆

پوچھتے کیا ہو مدینے سے میں کیا لایا ہوں
اپنی آنکھوں میں مدینے کو بسا لایا ہوں

دل بھی میرا ہے وہیں جان بھی میری ہے وہیں
لاش کو اپنی میں کندھوں پہ اُٹھا لایا ہوں

سایہء گنبدِ خضریٰ میں ادا کر کے نماز
سر کو میں عرش کا ہم پایہ بنا لایا ہوں

جس نے چومے ہیں قدم سرورِ عالم
خاک طیبہ کو میں پلکوں پہ سجا لایا ہوں

جان و دل رکھ کے میں طیبہ میں امانت کی طرح
پھر وہاں جانے کے اسباب بنا لایا ہوں

☆ ے

ساہنوں سَد لو مدینے سرکار اکھیاں ترس گئیاں
تیرا وسدا رووے دربار اکھیاں ترس گئیاں

ساری ساری رات مینوں نیندراں نئیں آوندیاں
سوہنے دیاں یاداں مینوں آن کے جگاوندیاں
دل میرا روندا زار و زار اکھیاں ترس گئیاں

دل کملا جھلا ضد کردا ، پاؤناں ترلے منّدا گل کوئی نئیں
ایہہ رو رو کے مینوں رُلا دیندا جدوں کھڑدا مدینے دے وَل کوئی نئیں
اے روندا جدوں مدینے نوں یاد کر کے، ہنجوں ایس دے سکدا اٹھل کوئی نئیں
میں کیہناں جھلیا چپ کر جا ، کیہندا باہجھ مدینے دے حل کوئی نئیں

ساہنوں سَد لو مدینے سرکار اکھیاں ترس گئیاں
تیرا وسدا رووے دربار اکھیاں ترس گئیاں

☆ ۔

مجھے بھی مدینے بلا میرے مولا کرم کی تجلی دکھا میرے مولا
بہت بے قراری کے عالم میں ہوں میری بے قراری مٹا میرے مولا

سنا ہے مدینے کرم ہی کرم ہے تو رکھتا جہاں میں سبھی کا بھرم ہے
تجھے واسطہ تیرے پیارے نبیؐ کا میری اب تو بگڑی بنا میرے مولا

جسے تو نے چاہا میں اُس پہ فدا ہوں میں تیرے محمدؐ کے در کا گدا ہوں
تجھے واسطہ کربلا کی زمیں کا مجھے ہر بلا سے بچا میرے مولا

میری مشکلیں گر تیرا امتحاں ہیں تو ہر غم قسم سے خوشی کا سماں ہیں
گناہوں کی میرے اگر یہ سزا ہے تو پھر مشکلوں کو گھٹا میرے مولا

یہ دونوں جہاں تیرے زیرِ اثر ہیں جو تجھ کو نہ مانیں بڑے بے خبر ہیں
نہیں جانتے جو بھی تیرے غضب کو انہیں غفلتوں سے جگا میرے مولا

☆

دل آقا دے نظارے کولوں رجدا ای نئیں
تیرے جیا سوہنا مینوں کوئی لبھدا ای نئیں

پیارے نبی دی زبان ساڈے واسطے قرآن
کسے ہور دا بیان چنگا لگدا ای نئیں

نبی چڑھے نیں براق اُٹھ عرشاں تے آ
اگوں پیندی اے آواز کوئی ڈکدا ای نئیں

حکم دِتا اے خدا ، جبریل توں جا
جا کے سوہنے نوں لئیاعرش سجدا ای نئیں

دونوں مِلے نیں پیارے پردے کھل گئے نیں سارے
بیٹھے کردے نیں نظارے کوئی رجدا ای نئیں

☆ ۔

سارے جگ نالوں لگدیاں چنگیاں مدینے دیاں پاک گلیاں
رہیاں مہک جیویں جنگ دیاں کلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

اینہاں گلیاں توں تن من واریئے کریئے سجدے تے شکر گزاریئے
ایتھے نور دیاں سجیاں نیں ٹھلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

اینہاں گلیاں چہ رہیا سوہنا پھردا سانوں ویکھنے دا چا بڑے چر دا
ایتھے لگیاں میرے نبی دیاں تلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

اَبر رحمتاں دے سدا اوتھے وسدے جاندے روندے تے آؤندے نیں ہسدے
رل ویکھنے نوں سیاں نیں چلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

اینہاں گلیاں نوں جہڑے ویکھ آؤندے او تے جنتاں نو ہین بُھل جاؤندے
تر گئے جنہاں نے تک لیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

پاوے انہاں گلیاں دا دیدار جو ہو جاوے رحمت دا حقدار اوہ
اوہ تر گئے جنہاں نے تک لیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

☆

کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی میرے آقا نے عزت بچا لی
فردِ عصیاں میری مجھ سے لیکر کالی کملی میں اپنی چھپا لی

وہ عطا پر عطا کرنے والے اور ہم بھی نہیں ٹلنے والے
جیسی دیوڑی ہے ویسے بھکاری جیسا داتا ہے ویسے سوالی

میں گدا ہوں مگر کس کے در کا وہ جو سلطانِ کون و مکاں ہیں
یہ غلامی بڑی مستند ہے میرے سر پر ہے تاجِ بلالی ؓ

میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں زندگی جیسے بجھ سی گئی ہے
گھر کے اندر فضا سونی سونی گھر کے باہر سماں خالی خالی

میری عمر رواں بس ٹھہر جا اب سفر کی ضرورت نہیں ہے
اُن کے قدموں میں میری جبیں ہے اور ہاتھوں میں روضے کی جالی

میں فقط نام لیوا ہوں اُن کا ، اُنکی توصیف میں کیا کروں گا
میں نہ اقبال ، خسرو نہ سعدی ، میں نہ قدسی نہ جامی نہ حالی

☆۔ محمد یوسف قمر

میں تو پنجتن کا غلام ہوں　　میں مرید خیر الانام ﷺ ہوں
مجھے عشق ہے تو خدا سے ہے　　مجھے عشق ہے تو رسول ﷺ سے
میرے منہ سے آئے مہک سدا　　جو میں نام لوں تیرا بھول سے

میں تو پنجتن کا غلام ہوں

مجھے عشق اُن کی گلی سے ہے　　مجھے عشق اُن کے وطن سے ہے
مجھے عشق ہے تو علی سے ہے　　مجھے عشق ہے تو حسن سے ہے
مجھے عشق ہے تو حسین سے　　مجھے عشق شاہِ زمن سے ہے

میں تو پنجتن کا غلام ہوں

ہوا کیسے تن سے وہ سر جدا　　جہاں عشق ہو وہیں کربلا
میری بات اُن کی بات ہے　　میرے سامنے وہی ذات ہے
وہی جن کو آل نبی ﷺ کہیں　　جنہیں بابِ صل علیٰ کہیں
وہی پختہ ہیں میں تو خام ہوں　　میں تو پنجتن کا غلام ہوں

میں تو پنجتن کا غلام ہوں

میرا شعر کیا ، میرا ذِکر کیا　　میری بات کیا ، میری فکر کیا
میری بات اُن کے سبب سے ہے　　میرا شعر اُن کے ادب سے ہے
میرا ذکر اُن کے طفیل سے　　میری فکر اُن کے طفیل سے
کہاں مجھ میں اتنی سکت بھلا　　کہ ہو منقبت کا بھی حق ادا

☆۔ حافظ محمد حسین حافظؔ

سید نے کربلا میں وعدے نبھا دیئے ہیں
دین محمدی ﷺ کے گلشن کھلا دیئے ہیں

دین نبی ﷺ پہ واری اکبر نے بھی جوانی
عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے بازو کٹا دیئے ہیں

زہراؓ کے ناز والے پھولوں پہ سونے والے
کربل کی خاک میں وہ، ہیرے لٹا دیئے ہیں

بولے حسین رضی اللہ عنہ مولا تیری وفا کی خاطر
اک اک کر کے سارے ہیرے لٹا دیئے ہیں

زینبؓ کے باغ میں جو دو پھول تھے مہکتے
زینبؓ نے جھاڑ کے یوں دامن پھیلا دیئے ہیں

تنویر حیدری نے دے دے لہو کے قطرے
کرب و بلا کے ذرے تارے بنا دیئے ہیں

بخشش ہے اس کی لازم سید کے غم میں حافظؔ
دو چار جس نے آنسو رو کے بہا دیئے ہیں

☆۔ حافظ محمد نیاز

میرے آقا کی شان اللہ ، اللہ
میرے پیر کا مقام اللہ ، اللہ
جو بھی فرمایا ، وہ ہوگیا پورا
میرے پیر کی زبان اللہ ، اللہ
گنج کرم سے فیضیاب ہوئے سب
کرمانوالے کا فیضان اللہ ، اللہ
اطیعوالرسول کی تصویر ہیں وہ
بلند ہے بہت اُن کی شان اللہ ، اللہ
اولیاء میں ہے اُن کا مقام اس طرح
کتابوں میں جیسے قرآن اللہ ، اللہ
کہیں نور الحسن علیہ الرحمۃ اور کہیں کرمانوالے علیہ الرحمۃ
میاں صاحب علیہ الرحمۃ کا فیضان اللہ ، اللہ
نظر کرم نیؔاز پر بھی رہے سدا
آپ کے در کا ہوں اک غلام اللہ ، اللہ

☆۔ حافظ محمد عظیم اعوان

منقبت بحضور حضرت کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ

ساڈے کردا اے بیڑے پار سوہنا کرمانوالہ علیہ الرحمۃ
او اے دکھیاں دا غم خوار سوہنا کرمانوالہ علیہ الرحمۃ

جیہڑا اوہدے در تے آوے خیر کرم دی سوہنا پاوے
او اے بے یاراں دا یار سوہنا کرمانوالہ علیہ الرحمۃ

جے توں چاہنا قرب ربانی بن جا اوسے در دا جانی
میرا پیر ہے رب دا یار سوہنا کرمانوالہ علیہ الرحمۃ

روضے پاک دے چار چوفیرے لائے نیں دیوانیاں ڈیرے
سوہنے داہر بیلی نال پیار سوہنا کرمانوالہ علیہ الرحمۃ

پیر میرے دی شکل نورانی ، جیویں چمکے چن آسمانی
سب کر لو اَج دیدار سوہنا کرمانوالہ علیہ الرحمۃ

☆۔ مقبول منور قادریؒ

ہر طرف ہے بول بالا کرمانوالی سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا
شاہوں سے بھی بڑھ کر ہے منگتا اِس دربار کا

ہیں بخاری سید بے شک اور نبی ﷺ کی آل ہیں
خون ہے ان کی رگوں میں حیدرِ کرار کا

غیر کو اپنا بنائیں بیلی بیلی بول کر
معترف ہے سارا عالم اِنکے خُلق اور پیار کا

اللہ اللہ نسبتیں ہیں شرق پور کے شیر سے
ہر وقت ہے فیض جاری آقا کے یارِ غار کا

در کھلا گنج کرم کا خالی نہ لوٹے کوئی
شوق بھی ہوتا ہے پورا طالبِ دیدار کا

اِن کا ماہنامہ مُجلہ دیتا ہے دل کو جِلا
اہلِ ایماں کے لیے ہے منبع جو انوار کا

جاتے ہوں گے جب یہ جنت سب مریدوں کو لیے
تھام لیں گے ہاتھ بھی مقبولؔ جیسے خطا کار کا

☆ -

ساڈا کرمانوالہ پیر ساڈا کرمانوالہ پیر
چن جیہے مکھڑے دے وچ نور دی تنویر
ویکھو حضرت کرمانوالہ مدنی ماہی دا متوالہ
اک واری جے کرم کماوے بدل دیوے تقدیر
اس دا آ کھیا آ کھیا رب دا اس دی اکھیاں وچ رب لبھدا
مٹ جاوے دکھ درد وی سب دا آون جو دل گیر
جو کہہ دیوے اوہ ہو جاوے رومی ایہو گل فرماوے
کامل پیر دی ایہو نشانی راہ وچوں موڑے تیر
شاہ ولایت قطب زمانہ ویکھو ساڈا پیر یگانہ
حضرت میاں شیر محمد دی کامل تصویر
دلدیاں گلاں جانے آپے جو بولن تے رحمت جاپے
ویکھومیرے پیر ہوراندے بولن دی تاثیر
پیر دی دیدنوں اکھیاں ترسن بن ساون دیاں بدلیاں برسن
بیلی ویکھن پیرخانے ول اکھیان دے وچ نیر
اہل اللہ دے در تے آیئے پڑھ بسم اللہ ذکر سنایئے
نجمؔ سخن ور ایتھوں ملدی کلمے دی تنویر

☆ ۔

بھانویں جگ وچ دیوے لکھ بلدے سانوں سجناں باہجھ ہنیرا اے
دل بھریا دکھاں درداں دا ہُن اس دا دردی کیہڑا اے
چن چڑھدے رہن گئے راتاں نوں تارے وی چمکاں مارن گے
اوہ چادر تان کے جا لُکیا سیو چن ماہی جو میرا اے
الف اوس جناب نوں ڈھونڈنی آں جیڑا وَ ل مدینے او نور آیا
رستہ پکڑ مکان سرہند شریف والا لنگھ کوٹلیوں شرقپور آیا
کرموں والیوں حضرت کرمانوالہ سوہنی چال آیا سوہنی ٹور آیا
رے رُت بہار دی پرت آئی کیوں نئیں آوندے اجے حبیب ساڈے
اللہ جانے کی ساتھوں خطا ہوئی کیوں نئیں جاگدے اجے نصیب ساڈے
اکھاں روون تے دل بے زار ہویا اوکھرے اوون گے کدوں طبیب ساڈے
اعظم بھلدے نئیں اوہ وقت جدوں سوہنا وسدا رہیا قریب ساڈے
اوہ چادر تان کے جا لکیا ....
توں شیر محمد دا پیارا توں لاڈلا شاہ مردان دا ایں
توں تے نور خاتونِ جنت دا تیرا رتبہ بہت اُچیرا اے
سسی وانگ نمانی سوں گئی آں سجناں نے مہاراں چاء لیاں
ہن ڈھونڈدی چارے کُوٹ پھراں کتھے سوہنیا لا لیا ڈیرا اے
ضاد ضبط قرار دے تارٹٹ گئے اوسانوں خوشیاں دے گیت سنان والے
کیڑے دیس وچ رونقاں لا بیٹھے اوساڈے اجڑے دیس وسا ون والے

اعظم رون روان دے وقت آ گئے اور وقت لنگھ گئے ہسن ہسان والے

سسی وانگ نمانی ....

رکھیں نظر کرم دی عاجز تے شاہا توں کرمانوالہ ایں

میں حال و آن بے حال ہوئی دکھان درداں پا لیا گھیرا اے

دیس گیوں پردیسی ہویوں تیریاں نت وَ ل ساہنوں لوڑاں

کملی کوجھی کر کے سٹیوں گیوں میںنوں میں تاں ککھ گلیاں دے بھوراں

میرے یار دی چال انوکھڑی اے جیویں پیلاں پایاں موراں

غلام فریدا میں تاں دوزخ سڑساں جے میں یار ولوں مکھ موڑاں

آوَس آوَس نیڑے ڈھولا سانوں ہر دم تیریاں لوڑاں

دنیا دے وچ سجناں باجھوں نئیں پوریاں ہوندیاں تھوڑاں

جد تیکر میرا عشق سلامت تے میں نہ ہور کسے ول دوڑاں

اعظم عشق دا کافر تھیواں جے میں یار ولوں مکھ موڑاں

رکھیں نظر کرم دی ....

رات ہنیری تے راہ نہ جاناں نالے دور سجن دا ڈیرا

قدم قدم تے خار ہزاراں دکھاں درداں پا لیا گھیرا

ناں غم خوار ناں ساتھی کوئی اَج کون ونڈے دکھ میرا

اعظم اکھیں یار میرے نوں کدی آپے ای پا جائے پھیرا

رکھیں نظر کرم دی ....

☆

عثمان علی شاہ سیدؒ نے جس دل وچ ڈیرا لا چھڈیا

عثمان علی شاہ سیدؒ نے جس دل وچ ڈیرا لا چھڈیا
اُس دل نوں کعبہ کر چھڈیا اُس دل نوں عرش بنا چھڈیا

ایہہ سید کرماں والا اے لجپال تے شرماں والا اے
جس جو وی منگیا اِس کولوں اینہاں جھولی دے وچ پا چھڈیا

سید دا لنگر جاری اے پئی کھاندی خلقت ساری اے
ناں مکدا اے ناں جڑدا اے جو آیا اوہ ورتا چھڈیا

کربل دی یاد کہانی سی اکبر دی یاد جوانی سی
تائیوں تے ایس جوانی وچ دنیا توں مکھ پَرتا چھڈیا

عثمان علی شاہ سیدؒ نے جس دل وچ ڈیرا لا چھڈیا
اُس دل نوں کعبہ کر چھڈیا اُس دل نوں عرش بنا چھڈیا

☆۔ پیر ثناء اللہ طیّبی

وَکھرے نیں شان ویکھو گنج ِ کرمؒ دے
شاہ وی دربان ویکھو گنج ِ کرمؒ دے
ملائکہ وی کھڑے اوتھے ہتھ بنھ کے
ذرے آسمان ویکھو گنج ِ کرمؒ دے
تکدے نئیں کسے ہور وَل اوہ
فقیر وی مہان ویکھو گنج ِ کرمؒ دے
میر طیّبؒ مُرشِد بانھ پھڑ لئی
مُرید شادمان ویکھو گنج ِ کرمؒ دے
بنڑدے نیں جِتھے غوث تے قطب
اُچے مکان ویکھو گنج ِ کرمؒ دے
پاک مدینے وَل جاون لئی
ٹُرپے کاروان ویکھو گنج ِ کرمؒ دے
مینھ وسدا اوتھے سدا ای کرم دا
کریم آستان ویکھو گنج ِ کرمؒ دے
کرم ای نئیں اِک ثنّاء دے اُتے
لکھاں احسان ویکھو گنج کرمؒ دے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سر سروراں خم رہیں
اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

سیدی مرشدی اعلیٰ حضرت کرمانوالے کے شاہ
جن کی ہر ہر ادا سنتِ مصطفیٰ
ڈال دی قلب میں الفتِ مصطفیٰ
ایسے پیرِ طریقت پہ لاکھوں سلام
السلام اے شاہ اسماعیل فخرِ عارفین
السلام اے شیرِ ربانی میاں کے جانشین
آپ کے در کے بھکاری دے رہے ہیں یہ صدا
ہو کرم کی ہر اک آن نظر یا کرمانوالے پیشوا